بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 39-40

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

19/26 جمادی الثانی 1420 ہجری 30/7 تبوک راخاء 1378 ہش 30 ستمبر - 7 اکتوبر 99ء

لندن 2 اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں توکل علی اللہ کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالی۔ پیارے آقا کی شفائے کاملہ عاجلہ صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنافی عمرہ وامرہ۔

ہندوستان میں اس سال ۱۰۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ۔ ۱۴ نئی مساجد کی تعمیر

۷۲ مساجد بنی بنائی عطا ہوئیں۔ ان کی اس سال کی بیعتوں کی تعداد ۷ لاکھ دس ہزار ۳۴۴ ہے

غانا میں امسال ۱۲۹ نئے مقامات میں احمدیت کا نفوذ۔ ۱۳۰ مساجد کا اضافہ

آئیوری کوسٹ میں اس سال ۱۵۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ۔ ۴۲۶ مساجد کا اضافہ

بورکینا فاسو میں اس سال ۶۷۷ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا۔ ۸۱۰ مساجد کا اضافہ

دعوت الی اللہ کے ثمرات اور اس سلسلہ ظاہر ہونے والے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر مشتمل معجزات و نشانات کے تعلق میں بعض ممالک کا خصوصی ذکر

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ)

(قسط نمبر ۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

دعوت الی اللہ کا اجمالی ذکر اس سے پہلے صفحات میں کیا جاچکا ہے لیکن عملاً خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کی راہ میں کیا کیا معجزات رونما ہوئے ہیں اور کیا نشان ظاہر ہو رہے ہیں ان کی چند مثالیں ملک وار آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہیں۔ ایک تو ان کو سن کر احباب جماعت کے ایمان بڑھیں گے۔ دوسرے اعداد و شمار کے ذکر والے دن بہت سے لوگ پوری توجہ قائم نہیں رکھ سکتے۔ جب دلچسپ واقعات ان کو سنائے جائیں تو پھر ہمہ وقت ان کی توجہ قائم رہتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مگر مجھے تو لگ رہا ہے کہ خدا کے فضل سے پہلے ہی سے جماعت کی توجہ پوری طرح قائم ہے اور نظر آرہا ہے کہ سب لوگ خدا کے فضل کے ساتھ اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔

ہندوستان:

حضور نے فرمایا کہ: ہندوستان میں امسال ۱۰۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۸۷۱ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ہندوستان گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نئے علاقوں میں نفوذ اور جماعتوں کے قیام کے لحاظ سے ساری دنیا میں سرفہرست ممالک میں شامل ہے۔ ہندوستان میں بنی بنائی مساجد بھی عطا ہو رہی ہیں۔ امسال ایسی ۷۲ مساجد عطا ہوئی ہیں۔ نئی مساجد کی تعمیر کا منصوبہ بھی جاری ہے۔ دوران سال ۱۴ نئی مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ ۹ تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ تبلیغی مراکز کی کل تعداد ۸۳ ہو گئی ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان

15-14-13 نومبر 1999 کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر 108 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کے لئے **13-14-15** نبوت 1478 ہش 15-14-13 نومبر 99 بروز ہفتہ اتوار۔ سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دار الامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

گیارھویں مجلس مشاورت بھارت

16/ نومبر 99 کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ 16/ نومبر 1999ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی گیارھویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

۱۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ 15 اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کے انتخاب کروا کے منتخب نمائندگان کی فہرست سیکرٹری شوریٰ کو بھجوادیں۔

۲۔ شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز جماعتوں سے مشورہ کے بعد 15 ستمبر تک بھجوادی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

ہندوستان کو امسال دعوت الی اللہ کے میدان میں غیر معمولی کامیابیاں نصیب ہوئی ہیں۔ ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد سترہ لاکھ دس ہزار ۳۴۴ ہے۔ جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد چھ لاکھ ۴۹ ہزار ۴۴۹ تھی۔ گویا اس سال دگنے سے بھی اضافہ ہوا ہے۔ الحمدلله ثم الحمدلله اللهم زد وبارك وثبت اقدامهم۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ علاقہ وار قابل ذکر امور کے تعلق میں مولوی تنویر احمد خادم صاحب نگران دعوت الی اللہ ہماچل بیان کرتے ہیں:

"مکرم بدرالدین صاحب صدر جماعت احمدیہ ضلع اُونہ کا ایک رشتہ دار جس کا نام مولوی بشیر احمد ہے اور پاکستان میں رہتا ہے اس کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہماچل انڈیا میں رہنے والے ان کے رشتہ دار احمدیت میں شامل ہو گئے ہیں تو اس نے پاکستان کے مولویوں سے اس بات کا ذکر کیا جس پر مولوی چنیوٹی نے پندرہ ہزار روپیہ نقد دے کر اور ویزے لگوا کر اسے ہماچل اس وعدہ کے ساتھ بھجوایا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو احمدیت سے توبہ کروائے۔ اس ح مولوی بشیر پندرہ روز کا ویزہ لے کر ہماچل آیا۔ دن رات اس نے نواحمدی رشتہ داروں کے ساتھ بحث کی لیکن نومبایعین نے خدا کے فضل سے احمدیت کی صداقت پر عمدہ دلائل دئے۔ جب اس کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ملی تو پریشانی کے عالم میں وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونکتا رہا۔ اس طرح وہ ایک ایک دن میں کئی کئی ڈبیاں سگریٹ کی استعمال کرتا تھا۔ ہر ملنے والا اس کی یہ حالت دیکھ کر یہی کہتا تھا کہ اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔ بالآخر وہ یہاں سے ناکام و نامراد واپس گیا اور جاتے وقت اس نے اس بات کا اقرار کیا کہ مجھے مولوی منظور چنیوٹی نے ویزہ لگوا کر دیا اور ساتھ ۱۵۰۰۰ روپے نقد اور بہت سے حوالہ جات کی فوٹو کاپیاں بنوا کر دیں مگر افسوس ہے کہ میں یہاں سے ناکام لوٹ رہا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ منظور چنیوٹی بھی کتنی ڈھیٹ ہڈی ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کی طرح اس کی بھی جوتیاں گھس گئی ہیں جماعت کو روکتے روکتے لیکن احباب جماعت کی جوتیاں گھس گئی ہیں جماعت میں آتے آتے خدا کے فضل سے۔

محمد شفیع صاحب صوبائی امیر کرناٹک انڈیا بیان کرتے ہیں کہ:

"شہر کے ایک علاقہ میں ہمارے ایک نواحمدی دوست کی محلہ کی مسجد کے مولوی نے شدید مخالفت کی یہاں تک کہ ان کے ہندو مالک مکان کو مقامی مسجد میں بلوا کر ڈرایا دھمکایا گیا کہ وہ اس احمدی سے مکان خالی کروا لیں۔ اس دوران یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ آئندہ جمعہ کا خطبہ جماعت اور اس نواحمدی کے خلاف دیا جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس مولوی کے مقدر میں کچھ اور ہی فیصلہ لکھ رکھا تھا۔ یہ مولوی اپنے گھر سے مسجد کے لئے روانہ ہوا کہ راستہ میں ایک سکوٹر نے ٹکر ماردی۔ شدید زخمی ہوا اور دو دن زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ نومبایعین نے مخالفین سے کہا کہ یہ تو ابھی ابتداء ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اس پر مخالفین نے شدید رد عمل کا اظہار کیا اور کہا کہ اچھا ہم اس عالم کی تدفین کے بعد تم سے انتقام لیں گے۔ یہ سارے شریر جنازہ کے ساتھ کار پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں کار الٹ گئی اور اس میں موجود سارے مخالفین احمدیت شدید زخمی ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے واپسی پر انتقام کی تعلّی کرنے والوں کو خود ہی عبرت کا نشان بنادیا"۔

منیر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ بھارت لکھتے ہیں:

"جماعت احمدیہ ضلع بیجاپور کا ایک شخص جس کا نام اسحاق انگڑی تھا اور وکالت کرتا تھا احمدیت کا شدید ترین مخالف تھا۔ جہاں بھی احمدیت کا وفد جاتا اور تبلیغ کرتا یہ وکیل وہاں پہنچ جاتا اور جماعت کے خلاف لوگوں کو اکساتا اور مخالفت میں شدت پیدا کر دیتا تھا۔ وکیل کا علاقہ میں اچھا اثر و رسوخ تھا۔ اس لئے تمام لوگ اس کی بات ماننے پر مجبور ہوتے تھے۔ ایک روز صوبہ کرناٹک کے امیر صاحب نے ایک مجلس میں عبدالجبار ملاّ کی وساطت سے اس وکیل کو خدا کے عذاب سے ڈرایا اور ملاّ صاحب کو کہا کہ وکیل کو جا کر سمجھا دو کہ خدا کے دین کی مخالفت چھوڑ دے ورنہ خدا کی گرفت قریب ہے۔ وہی عذاب اور گرفت ہے جس سے صدر پاکستان ضیاء الحق بھی بچ نہ سکا۔ لیکن اس کے باوجود وکیل نے اپنی مخالفت کا سلسلہ جاری رکھا۔

ایک دن یہی مخالف احمدیت اپنے نو آدمیوں کے ساتھ اپنی گاڑی میں سفر پر تھا۔ اس کو جلد پہنچنا تھا۔ ڈرائیور کو کہنے لگا کہ گاڑی تیز چلاؤ۔ گاڑی تیز رفتاری سے جارہی تھی کہ اچانک سامنے سے ایک ٹرک آیا جس کے نتیجہ میں گاڑی اپنا توازن کھو بیٹھی۔ وکیل انگڑی نے اپنی جان بچانے کے لئے دروازہ کھول کر اچانک چھلانگ لگادی جس کے نتیجہ میں اس کا سر سنگلاخ زمین پر ٹکرا کر چکنا چور ہو گیا۔ باقی گاڑی کو خدا نے بچالیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس کو مارنا تھا اپنے بچنے کی کوشش میں ہی وہ مارا گیا۔ اس طرح یہ احمدیت کا دشمن خدا کی گرفت کا شکار ہو کر ایک عبرتناک نشان بن گیا"۔

صوبائی امیر آندھرا پردیش لکھتے ہیں:

"گزشتہ سال قادیان کے جلسہ سالانہ پر مخالفین کی طرف سے روکیں ڈالنے کے باوجود دس ہزار نومبایعین نے شرکت کی تھی۔ آندھرا سے بھی نومبایعین کو جلسہ پر جانے کے لئے بہت روکا گیا اس کے باوجود لوگوں نے شرکت کی۔ ایسے ہی ایک زیر تبلیغ معمر بزرگ لال محمد آف راجم پالم ویسٹ گوداوری جائزہ لینے کی غرض سے قادیان کے جلسہ سالانہ پر قافلے کے ساتھ گئے اور وہاں جا کر مخالفین کے غلط پراپیگنڈہ کے برعکس خالص اسلامی ماحول میں نمازوں، ذکر الٰہی اور اسلام کی تعلیمات پر مشتمل تقاریر وغیرہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ قادیان ہی سے ارادہ کر لیا کہ واپس جا کر اپنے گاؤں کے تمام افراد کے ساتھ جو ان کے زیر اثر تھے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو جاؤں

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

شفادے شفادے، شفاؤں کے مالک

ہماری امیدوں کا مرکز ہے تُو ہی ہمیں اپنی رحمت کے جلوے دکھادے
تو چارہ گروں کو عطا کر بصیرت انہیں مالکا دستِ معجز نمادے
جو ہیں چارہ سازی کے اسرار مولا، کرم سے تو اپنے انہیں سب سکھادے
فراست دماغوں، حصانت ارادوں، بصارت نگاہوں کو دل کو جِلا دے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

یہ کشکول ہے سامنے تیرے رکھا اسے اپنے فضلوں سے بھر دے خدایا
نہ میں تجھ سے مانگوں تو پھر کس سے مانگوں تو سب کو ہے دیتا تو سب کا ہے داتا
تو سب کا ہے ماویٰ تو سب کا ہے ملجا، تو سب کا ہے والی تو سب کا ہے مولا
تو سب کا ہے ساقی ذرا جام بھر بھر کے لطف و کرم کے ہمیں اب پلادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

کسی گھر کی رونق، کسی دل کی چاہت تو آنکھوں کی پتلی کا تارا ہے کوئی
کہیں ذات سے اپنی بڑھ کے کوئی ہے، کہیں جان سے اپنی پیارا ہے کوئی
کسی کی نگاہوں کا محور ہے کوئی، کسی زندگی کا سہارا ہے کوئی
تو سب جانتا ہے، تجھے سب خبر ہے تو شانِ کریمی کے جلوے دکھادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

ہے جو روک بھی سامنے سے ہٹادے، ہمارے لئے راہ ہموار کر دے
براہیمی سنت دکھا میرے پیارے، یہ دہکی ہوئی آگ گلزار کر دے
کوئی ناامیدی کا لمحہ نہ آئے مجھے اور بھی جو گنہگار کر دے
نویدِ مسرت سنا کر ہمیں اب گرفتہ دلوں کی تو ڈھارس بندھادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

کہیں درد کی داستانیں چھڑی ہیں کوئی اپنے زخموں کو سہلا رہا ہے
کہیں چارہ گر خود کو مجبور پا کے کسی دل شکستہ کو بہلا رہا ہے
ہمہ وقت دُھن سوز کے سنتے سنتے مری جان کلیجہ پھٹا جا رہا ہے
ذرا چھیڑ دے ساز "کُن" کو مُغنّی مدھر لے میں نغمہ طرب کا سنادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

لئے آنکھ میں آنسوؤں کی روانی ترے در پہ کوئی خمیدہ کھڑا ہے
جو اوروں کا دکھ بھی سمیٹے ہوئے ہے بہت دیر سے آبدیدہ کھڑا ہے
ہے سینہ فگار اور سوچیں ہیں زخمی جگر سوختہ دل تپیدہ کھڑا ہے
وہ صبر و رضا کا ہے پیکر تو خود لطف سے اپنے ہر فکر اس کی مٹادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

خزانے میں تیرے کمی تو نہیں ہے خزینہ ہستی کے وا باب کر دے
تو قادر ہے تو مقتدر ہے خدایا ہمارے لئے پیدا اسباب کر دے
ہیں پژمردہ جو پھول رحمت کی شبنم تو ڈال ان پہ اور ان کو شاداب کر دے
کرشمہ دکھا اپنی قدرت کا پیارے جو بگڑے ہوئے کام ہیں سب بنادے
شفادے شفادے شفاؤں کے مالک مرے سارے پیاروں کو کامل شفادے

(صاحبزادی امتہ القدوس)

خطبہ جمعہ

نِری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔

تقویٰ، عبادت اور ایمانی حالت میں فرق کرو

بیعت کے تقاضوں کے متعلق احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۶/ اگست ۱۹۹۹ء بمطابق ۶/ ظہور ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ. يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ. فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ. فَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَعَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْراً عَظِيْماً﴾. (سورة الفتح آیت ۱۱)

یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے اور جو اس عہد کو پورا کرے جو اس نے اللہ سے باندھا تو یقیناً وہ اسے بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔

اسی تعلق میں دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا﴾۔ (سورة الفتح آیت ۱۹)۔ یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے وہ جانتا تھا جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر سکینت اتاری اور انہیں فتح قریب عطا فرمائی۔

یہ عجیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک توارد ہے کہ میں نے جو خطبات کا مضمون پرائیویٹ سیکرٹری کو اس سے پہلے سے دے رکھا تھا اس میں جلسہ کے بعد شہداء کے خطبات کے بعد جو نیا سلسلہ خطبات کا شروع کرنا تھا وہ بیعت کے مضمون سے ہی ہونا تھا اور یہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا کہ عالمی بیعت کے بعد اس سے بہتر مضمون کا انتخاب ممکن نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں کہ وہ توارد فرماتا چلا جاتا ہے اور مضمونوں کو آپس میں باندھتا چلا جاتا ہے۔

پہلی حدیث جو اس ضمن میں مَیں آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں وہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اقامة الصلوٰة، ایتاء الزکوٰة اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت الصلوٰة تو قرآن کے آغاز ہی میں ہے "يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" تو اقامت صلوٰة اور ایتاء زکوٰة یہ تو قرآن کریم کے آغاز ہی کا حکم ہے اور جو لوگ واقعۃً اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰة دیں۔ اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر رسول اللہ کی بیعت کی ہے۔ اقامت صلوٰة اور ایتاء زکوٰة ہی دراصل مسلمان کی خیر خواہی کا سبق دیتے ہیں۔ اگر سچے معنوں میں اقامت صلوٰة اور ایتاء زکوٰة ہو تو ہر مسلمان کی خیر خواہی اسی کے اندر شامل ہے اور اس پر غور کریں تو آپ کو بھی یہ نکتہ سمجھ آئے گا کہ واقعتاً ہر مسلمان کی خیر خواہی کا اقامتِ صلوٰة اور ایتاء زکوٰة سے گہرا تعلق ہے۔

دوسری حدیث میں صحیح بخاری کتاب الاحکام باب بیعت النساء سے آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ بھی ایک پہلو سے تشریح طلب ہے جو میں بیان کردوں گا ورنہ کوئی اس کا غلط معنی بھی لے سکتا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے ابو ادریس خولانی نے بتایا کہ انہوں نے عبادہ بن صامت کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں خطاب کر کے فرمایا کہ تم مجھ سے ان شرائط پر بیعت کرتے ہو تم کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو گے، بہتان ترازی نہ کرو گے اور معروف بات میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ پس جو کوئی تم میں سے یہ عہد بیعت پورا کرے گا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر ہے اور جس شخص سے ان گناہوں میں سے کوئی گناہ سرزد ہو اور اسے اسی دنیا میں سزا مل جائے تو یہی سزا اس کے لئے کفارہ ہو گی۔

یہ بہت ہی ایک امید کی روشنی پیدا کرنے والی حدیث ہے کہ گناہ کبائر بھی اگر سرزد ہو چکے ہوں اور اسی دنیا میں ان کی سزا مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ آخرت کی جزا کا کفارہ بن جائے گی۔ اور دوسرا فرمایا اگر اللہ تعالیٰ گناہ سرزد ہونے پر اس کی پردہ پوشی فرمائے اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے یعنی پردہ پوشی کے نتیجے میں ظاہری سزا دنیا کی جگ ہنسائی وغیرہ تو اس کو نہیں ملتی لیکن پھر اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر رہتا ہے اس نے کیوں پردہ پوشی فرمائی، کیا اس کا حکم تھا اور آیا وہ قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی فرمائے گا یا نہیں۔ چاہے تو اسے سزا دے، چاہے تو معاف فرمادے۔ عبادہ کہتے ہیں ہم نے انہی شرائط پر آپ کی بیعت کی تھی۔

ایک اور حدیث صحیح بخاری سے لی گئی ہے عبادہ بن صامت کی، کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بیعت اس نکتے پر کی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔ اور یہ کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں کسی اہلِ اَمر سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی معاملے میں ان سے اختلاف نہیں کریں گے۔ بعض دفعہ اختلاف دینی اہم امور میں ہوا کرتا ہے۔ اس صورت میں جھگڑے کا ایک یہ معنی بھی لیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ دین میں دخل اندازی کریں اور بنیادی امور میں تبدیلی چاہیں تو اس وقت مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ پر توکل کرے اور ان معنوں میں ایک جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ پس وہ جھگڑا آج کل مثلاً پاکستان میں بہت چل رہا ہے۔ وہ دین کی مبادیات میں دخل دیتے ہیں اور احمدیوں کو روکتے ہیں کہ تم نے یہ کام نہیں کرنا۔ اس معاملے میں احمدی جو ثابت قدم رہتا ہے اس کا حکومت سے ایک جھگڑا چل پڑتا ہے۔ تو یہاں جھگڑے کا مفہوم ان معنوں میں سمجھ لیں کہ اختلاف شروع ہو جاتا ہے مگر اس اختلاف میں مومن شرافت اور ادب کے پہلو کو نہیں چھوڑتا۔

چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ تو چونکہ اللہ کا معاملہ پڑ جائے گا تو اختلاف نہ ہونے کے باوجود پھر لاکھ ملامت کوئی کرے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

ایک حدیث صحیح بخاری کتاب الاحکام سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے نہ تو کلام کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک ٹھہرائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔ سب سے بڑی جو خوفناک سزا بیان کی گئی ہے قیامت کے تصور میں وہ یہی سزا ہے۔ فرمایا کون ہیں وہ لوگ۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ مسافر کو اس کے استعمال سے روکے۔ پس اپنی ضرورت کا پانی رکھنا تو بنیادی ضرورت ہے اگر اس میں سے بھی کوئی حصہ

دیتا ہے تو وہ احسان کرنے والوں میں شمار ہوگا لیکن ضرورت سے پانی زائد ہوتے ہوئے دوسروں کو رلا‌تا یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نگاہ نہیں فرمائے گا۔

دوسرا وہ شخص جو اپنی دنیاداری کی خاطر کسی امام کی بیعت کرے کہ اگر وہ اسے مطلوبہ چیز دے دے تو وہ اس کے ساتھ عہد بیعت نبھائے گا ورنہ اس سے بے وفائی کرے گا۔ اب یہ بھی ہمارا روزمرہ کا تجربہ ہے کہ بعض لوگ یہ شرط کر دیتے ہیں کہ اگر بیعت ہوئی اور ہمارا لڑکا ہو گیا، فلاں بیماری دور ہو گئی، فلاں قسم کے مسائل حل ہو گئے تو ہم عہدِ بیعت پہ قائم رہیں گے ورنہ توڑ دیں گے۔ یہ عہد بیعت ہوتا ہی نہیں۔ وہ تو کرنے سے پہلے ہی ٹوٹ چکا ہوتا ہے اور اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی رکھی ہے کہ اللہ انہیں قیامت کے دن پاک نہیں ٹھہرائے گا اور ان کی طرف توجہ نہیں فرمائے گا، ان کی طرف رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

ایک اور حدیث ہے جس میں لفظ عصر جو ہے وہ ذرا سا دل میں کھٹکتا ہے، ایک الجھن پیدا کرتا ہے کہ عصر کا کیوں ذکر ہوا۔ فرمایا وہ شخص جو عصر کے بعد بازار میں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے نکلے اور خلاف واقعہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مجھے اس چیز کی اس قدر قیمت مل رہی تھی حالانکہ اسے وہ قیمت نہ مل رہی ہو اور اس کی قسم پر اعتبار کرتے ہوئے کوئی اس سے مال خریدے۔ اب دن میں کسی وقت بھی کوئی جھوٹی قسم کھا کر کہے مجھے یہ قیمت مل رہی تھی تو وہ ایک قابل سرزنش فعل ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عصر کو کیوں فرمایا۔

دراصل یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب دن ڈھل چکا ہو اور خرید و فروخت کا وقت ہاتھ سے جا رہا ہو تو جلدی میں پھر لوگ سودے کر لیا کرتے ہیں اور اس میں پھر قسم کا اعتبار اٹھا لیتے ہیں۔ اب انگلستان میں بھی یہی ہوتا ہے۔ جو شام کے وقت کے سودے ہوتے ہیں وہ افراتفری میں کئے جاتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد پھر دوکانیں بند ہو جاتی ہوتی ہیں۔ پس یہ مراد ہے کہ کوئی شخص اس مجبوری سے کہ دن ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے کسی شخص پر اعتبار کر بیٹھے اور اس قسم کا اعتبار کر لے تو چونکہ خدا کا نام لے کر اس نے یقین دلایا تھا اور خدا کے نام کے احترام میں وہ اس کی بات مان جائے تو یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو سودا کرنے والے شخص سے سرزد ہوا۔

ایک اور حدیث ہے یہ صحیح بخاری سے لی گئی ہے۔ حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک اعرابی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یہ اعرابی مراد ہے جنگل کے خانہ بدوش قبائل سے تعلق رکھنے والے۔ اور عرض کی اسلام پر میری بیعت لے لیجئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اسلام پر اس کی بیعت لی۔ پھر اگلے دن وہ بخار میں تپتا ہوا آیا۔ کہنے لگے مجھ سے عہد بیعت واپس لے لیجئے۔ اب یہ بھی ایک ابتلا ہوا کرتا ہے بعض دفعہ۔ بعض لوگ کہتے ہیں دیکھا تم نے بیعت کی تھی تمہیں بخار چڑھ گیا یا بیعت کرنے کی نیت سے جانے لگے تھے تو بخار چڑھ گیا۔

رجسٹر روایات سے جو میں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایات بیان کی ہیں ان میں یہ ذکر ملتے ہیں کہیں۔ تو اس بے چارے کو بھی بیعت کے وقت بخار چڑھ گیا اور یہ اس پر ابتلاء آ گیا۔ وہ سمجھا کہ بیعت کی وجہ سے بخار چڑھا ہے اس نے کہا میری بیعت واپس۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں میں بیعت واپس نہیں کروں گا۔ مطلب یہ تھا کہ شاید ہوش آ جائے اس بے چارے کو۔ کچھ عرصہ کے بعد بخار اترے تو اس کو خیال آئے۔ تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شفقت تھی۔ فرمایا نہیں بیعت نہیں واپس کروں گا۔ پھر فرمایا مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے جو ناپاک چیزوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ مدینہ ایک بھٹی کی مانند ہے اس میں آ کے آزمائش ہوتی ہے اور اس میں ناپاک چیزیں جل جاتی ہیں۔

تو اس کا اس بخار والی حدیث سے ایک گہرا تعلق یہ ہے کہ وہ بھی آگ کی بھٹی میں جل رہا تھا اور اس ابتلاء میں اس کا اندرونہ گند جل رہا تھا لیکن اس بے چارے کو علم نہیں تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں ایک حیرت انگیز ارتباط پایا جاتا ہے۔ ایک بات دوسری کی طرف چلی جاتی ہے، دوسری تیسری کی طرف غرضیکہ عرفان کے چشمے ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منہ سے جاری ہیں۔ پھر فرمایا اسکی ناپاک چیزیں خالص ہو جاتی ہیں۔ جب بھٹی میں کوئی چیز جلتی ہے تو اس کی جو پاک چیزیں اس کے اندر ہیں اس میں سے گند نکل جاتا ہے اور وہ پاک و صاف ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ سونے کو جب آگ میں جلاتے ہو تو دیکھیں اس کے ساتھ آلائشیں لگی ہوئی ہوں وہ مٹ جاتی ہیں اور جل جاتی ہیں۔ فرمایا کہ بعض دفعہ انسان کو جو اندرونی عذاب ملتا ہے اس کے نتیجہ میں بھی اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں کیونکہ وہ ان کو بار بار دیکھتا رہتا ہے اور پھر الٹ پلٹ کر اندرونی پاکی اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک نفسیاتی کیفیت ہے جس میں سے جو گزرتا ہے اسی کو علم ہے۔

ایک حدیث ہے صحیح بخاری کی۔ حاتم نے یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے سلمہؓ سے پوچھا حدیبیہ کے دن تم نے کس نکتہ پر آنحضرت ﷺ کی بیعت کی تھی۔ کہنے لگے موت پر۔ بہت بڑی بات ہے۔ بیعت کا خلاصہ یہ ہے کہ موت پر بیعت کی تھی۔ اس پر ایک جملہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی تعلق میں بیان فرمایا ہے۔ "صحابہ تو بیعت ہی جان قربان کرنے کی کیا کرتے تھے"۔ جب جان ہی کسی اور کی ہو گئی تو پھر کیا شرطیں بیچ میں حائل رہ جائیں گی۔ سب کچھ اسی کا ہو گیا اور یہی بیعت کا خلاصہ ہے۔ جان اور مال اور عزت سب کچھ خدا کا ہو گیا۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات جلد دوم میں سے یہ ایک چھوٹا سا فقرہ بیان کرتا ہوں۔ "ہم تو امر الٰہی سے بیعت کرتے ہیں"۔ یعنی ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے کہ ہاتھ بڑھائے اور لوگوں کی بیعت لے لے۔ اللہ کا حکم ہو اور اسے مجبور کرے کہ وہ بیعت لے تب وہ بیعت لیتا ہے۔ یہ سچے آسمانی امام کی نشانی ہے جو اس زمانے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمانی امام مقرر ہوئے ہیں۔ فرمایا "جیسا کہ ہم اشتہار میں بھی یہ الہام لکھ چکے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۹۵)۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا احسان اس دنیا میں تاقیامت جاری رکھنے کے لئے ازسرِنو اس بات کو اٹھا لیا گیا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں بظاہر آپ کی بیعت کی مگر درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بیعت کی توفیق ملی۔ چنانچہ فقرہ جو ہے الہام کا وہ یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یہ وہی فقرہ ہے، وہی آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں بیان ہوئی ہے۔

ملفوظات جلد دوم میں صفحہ ۲۴۴ پر ہے "بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جبکہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جائے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے"۔ بیعت ایک تو ظاہری بیعت ہے اور ایک اندرونی دل کی بیعت ہے اس کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نکتہ بیان فرمایا ہے کہ قلب محسوس کرتا ہے۔ "انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت ہو جائے تو بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے"۔ کوئی اختیار ہی نہیں رہتا دل پر، کشاں کشاں خدا کے قدموں کی طرف آگے بڑھتا ہے۔ یہ بیعت کی حقیقت ہے۔ اگر یہ نہ پیدا ہو تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے گو ظاہری بیعت اس نے کر لی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونے میں ڈال دے گا۔ علیٰ ھذا القیاس۔ جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳،۲)۔ اب اس استدلال کے ساتھ توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تمہیں اپنی کس چیز کے تلف ہونے کا زیادہ احساس ہے۔ اگر ایمان کے تلف ہونے کا خطرہ ہے تو سب سے زیادہ حفاظت تم ایمان کی کرو گے۔

"اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے"۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ ایک انسان جب گناہوں میں ملوث رہتا ہے تو اس کو خیال بھی نہیں رہتا کہ وہ دراصل بستا ہے ان گناہوں میں اور کبھی خدا جگا دے تو جگا دے اور اسے ہوش آ جائے ورنہ وہ اس کا وطن رہتا ہے اور اس کی زندگی پسند کرتا ہے اس سے باہر نکلنا پسند نہیں کرتا۔ جتنے وطنوں سے نکالے جاتے ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے تو گناہ سے نکلنے کا بھی یہی حال ہے ہمیشہ گناہ سے نکلنے کی کوشش میں ضرور تکلیف پہنچتی ہے۔

تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن چھوڑنے میں تو اسے سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش، ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے"۔ پس حسرت سے انسان نگاہیں ڈالتا ہے دوسروں پر اور یہ بھول جاتا ہے کہ

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

کبھی اس دنیا کو بھی اس طرح چھوڑ دے گا اور ہمیشہ کے لئے دوسرے ملک چلا جائے گا۔

"معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کُل کا نعم البدل عطا نہ فرمائے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ جو سچی توبہ کر کے خدا کی طرف جاتے ہیں تو جن کو پہلے انسان پھول سمجھتا تھا ان سے علیحدگی کا جو دکھ اس کو پہنچا ان کے بدلے اسے نئے ہمیشہ کھلے رہنے والے روحانی پھول عطا فرماتا ہے اور اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ کا یہی معنی ہے۔ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳،۲ مطبوعہ لندن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں"۔ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۵)

"وہ لوگ بھی" یہ غور طلب بات ہے۔ دراصل تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ صرف وہی لوگ داخل ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر میں داخل ہیں اور ظاہری طور پر جو گھروں میں رہتے ہیں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اس جملے کا اطلاق طاعون کے زمانے سے بھی ہے اور اس وقت آپ کو نشان کے طور پر یہ خبر دی گئی تھی کہ جو کچھ تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے اس میں سے کسی کو نقصان نہیں ہوگا۔ ایک چوہا بھی نہیں مارا جائے گا۔ پس یہ وہ ابتلاء ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا۔ لیکن ہمیشہ کی سچائی تو یہی ہے اور سب دنیا پر اطلاق پانے والی سچائی یہی ہے کہ جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں سچے طور پر داخل ہے وہ اس گھر میں داخل ہے۔

اب کیسے ممکن ہے کہ سارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری گھر میں اکٹھے ہو جائیں وہاں چند سو سے زیادہ کی تو گنجائش نہیں ہے لیکن اب تو معاملہ کروڑوں تک جا پہنچا ہے۔ پس عمومی اور دائمی اطلاق اس کا یہی ہے کہ جو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے لئے دروازے کھلے ہیں اور گھر کشادہ ہے اور ایسا کشادہ ہے جو کبھی تنگ نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی گھر کی چار دیواری میں داخل ہونے کی کوشش کریں کیونکہ "ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے اور یہی سچا دعویٰ ہے۔

مضمون ہمارے ملتے جلتے ہیں مگر آپ غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں حقیقتاً پوری تکرار نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی نیا نکتہ ایسا ضرور نکل آتا ہے کہ انسان کے لئے ایک اور معرفت کا سرچشمہ پھوٹ پڑتا ہے۔ فرماتے ہیں:

"یہ بیعت اور توبہ اس وقت فائدہ دیتی ہے جب انسان صدق دل اور اخلاص نیت سے اس پر قائم اور کاربند بھی ہو جائے۔ خدا تعالیٰ خشک لفاظی سے جو حلق سے نیچے نہیں جاتی ہرگز ہرگز خوش نہیں ہوتا۔ ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے"۔ یہ جو خشک لفاظی ہے اس کے مقابل پر سوز و گداز ہے، سچائی کی پہچان ہے۔ جب بیعت دل پر اثر کرتی ہے تو دل میں ایک گہرا سوز پیدا کرتی ہے اور جو دل میں سوز پیدا ہو وہ پھر آسمان تک اثر کرتا ہے۔

خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۷)

اب یہ گھر کا مسئلہ بھی دو طرفہ ہے جو حل ہونا چاہئے۔ پہلے یہ بیان ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کہ جو میرے گھر کی چار دیواری میں بستا ہے وہ امن میں ہے۔ مگر امن میں کیوں ہے اس لئے کہ جس کے گھر میں سوائے خدا کے کچھ نہیں رہتا خدا اس گھر میں رہتا ہے اور جس گھر میں خدا رہتا ہے وہ امن ہی امن ہے اس کو دنیا کا کوئی گزند نہیں پہنچ سکتا۔ کوئی تلوار کی نوک نہیں، کوئی نیزے کی انی نہیں جو اس پر اثر انداز ہو کیونکہ وہ حملہ خود خدا پر حملہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار۔ تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے دل کو پاک و صاف کر لینا مسیح موعود علیہ السلام کی چار دیواری میں داخل ہو جانا یہ اس لئے محفوظ مقام ہے کہ خدا تعالیٰ اس چار دیواری میں بستا ہے اور اس کی اور کوئی بھی وجہ نہیں۔

اب لوگوں کے قادیان آنے کی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں اب تو بالکل ہی ناممکن ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں ہزاروں کی بات ہو رہی تھی اب کروڑہا کی باتیں ہو رہی ہیں۔ "ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بے چاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی اصل غرض و غایت کو نہ سمجھا یا پرواہ نہ کی اس کی بیعت بے فائدہ ہے اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض و غایت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ اس روبرو بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزارہا درجہ بہتر ہے"۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۰)

۱۸ اگست ۱۹۰۲ء کی شام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا اعظم بیگ کے پوتے مرزا احسن بیگ کو بیعت کے وقت یہ نصیحت فرمائی۔ "بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے۔ اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے"۔ استخفاف یہ ہے کہ بہت بڑا کام کر رہے ہو اور جانتے نہیں تو گویا اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھ رہے ہو۔ "بیعت بازیچہ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۳۹، ۴۴۰)

پھر فرماتے ہیں "ہر مومن کا یہی حال ہوتا ہے اگر وہ اخلاص اور وفاداری سے اس کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ولی بنتا ہے لیکن اگر ایمان کی عمارت بوسیدہ ہے تو پھر بے شک خطرہ ہوتا ہے۔ ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں، سینہ کا علم تو خدا کو ہی ہے مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے اور خدا کے لئے خاص ہونا یہی ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو کر اس کا کوئی ریزہ باقی نہ رہ جائے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۴)

حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے خدا تعالیٰ کی ایک حفاظت عام ہے اس کے بغیر تو کوئی جانور، کوئی کیڑا تک محفوظ نہیں وہ حفاظت رحمٰن کی حفاظت ہے۔ اور یہاں ایک حفاظت خاص مراد ہے جو واقعۃً اس رحمٰن کے بندے بن چکے ہوں ان کو پھر اللہ تعالیٰ ایک خصوصی حفاظت کے سائے میں رکھتا ہے اور یہ تب نصیب ہوتا ہے کہ نفس بالکل چکنا چور ہو جائے اور اس کا کوئی ریزہ بھی باقی نہ رہے اپنی نفسانیت کچھ نہ رہے سب کچھ خدا کا ہو چکا ہو۔

"اس لئے میں بار بار اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ بیعت پر ہرگز ناز نہ کرو۔ اگر دل پاک نہیں ہے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کیا فائدہ دے گا۔ جب دل دور ہے، جب دل اور زبان میں اتفاق نہیں تو میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر منافقانہ اقرار کرتے ہیں تو یاد رکھو ایسے شخص کو دوہرا عذاب ہوگا مگر جو سچا اقرار کرتا ہے اس کے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کو ایک نئی زندگی ملتی ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۱)۔

اس لئے گناہ کبیرہ بھی اگر اس دنیا میں ہی ان کا احساس پیدا ہو چکا ہو تو وہ سب بخشے جا سکتے ہیں مگر توبہ کرنے والے کا دل سچا ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

"میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو"۔ اس دنیا میں ایک پیدائش تو ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور ایک پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب انسان سچے معنوں میں خدا تعالیٰ کا بندہ بنتا ہے گویا وہ اسی وقت پیدا ہوا ہے اور جیسے ماں کے پیٹ سے پیدائش کے وقت بچہ معصوم ہوتا ہے حقیقی معصومیت اس کو دوبارہ تب نصیب ہوتی ہے جبکہ وہ دوبارہ خدا کی خاطر ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ "بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری

ارشاد نبویؐ
خَیرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-5222, 248-1652
رہائش-243-0794, 27-0471

بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۲)

یہ دوسری زندگی ہے۔ یہ رُوح القدس سے ہمیشگی کی زندگی ملتی ہے۔ 'فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں' سے مراد یہ نہیں ہے کہ صرف ظاہری حفاظت کرتے ہیں۔ یہ حفاظت کرتے ہیں کہ ہر قسم کی گناہوں کی آلائش سے اس کو پاک ہی رہنے دیں اور شیطان کے حملوں سے اس کو بچاتے ہیں۔

فرمایا دیکھو "مولوی عبداللطیف صاحب شہید اسی بیعت کی وجہ سے پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔ مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔ ایک چیخ تک نہ ماری بلکہ اس کو اس ظالمانہ کارروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے توبہ کرنے کے واسطے کہا اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جائے گا اور پیشتر سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جائے گا مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا پرواہ نہ کی اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا چھوڑ گئے۔ بڑے فاضل اور عالم اور مُحدَّث تھے "مُحدَّث بھی تھے اور مُحَدَّث بھی تھے۔ "سنا ہے کہ جب ان کو پکڑ کے لے جانے لگے تو انہیں کہا گیا کہ اپنے بال بچوں سے مل لو، ان کو دیکھ لو مگر انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں"۔ ہو سکتا ہے ان کی محبت مجھے اپنی طرف کھینچ لے یا ان کا غم مجھے بے قرار کر دے۔ "انہوں نے کہا کہ اب کچھ ضرورت نہیں۔ یہ ہے بیعت کی حقیقت اور غرض وغایت"۔

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"میں ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بیعت کی ہے چند نصیحت آمیز کلمات کہنا چاہتا ہوں۔ یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی"۔

پس عالمی بیعت میں شامل ہونے والے خصوصیت سے، غور سے اس بات کو سن لیں اور جو نہیں سن سکتے وہاں مبلغین اور معلمین اس بات کو آگے پہنچا دیں۔ جو حاضر ہے وہ غائب کو پیغام پہنچا دے۔ "یہ بیعت تخم ریزی ہے اعمال صالحہ کی"۔ اس بیعت کے نتیجے میں بیج بویا جا رہا ہے نیک اعمال کا۔ "جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے یا کسی چیز کا بیج بوتا ہے پھر اگر کوئی شخص بیج بو کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے تو وہ تخم بھی ضائع ہو جاوے گا"۔ کتنے ہیں کثرت سے جو آ رہے ہیں اگر ان کی حفاظت ہم نے نہ کی تو وہ تخم ضائع ہو جائے گا اس کا گناہ ہم پر بھی کچھ پڑے گا کہ ہم نے خدا کے نام پر کسی کو بلایا اور پھر اس کی پوری حفاظت نہ کر سکے۔

"یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا دے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امداد الٰہی کی سخت ضرورت ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ کہ جو لوگ کوشش کرتے ہیں ہماری راہ میں انجام کار راہنمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بدوں کوشش اور آبپاشی کے بے برکت رہتا ہے بلکہ خود بھی فنا ہو جاتا ہے اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے اور دعائیں نہ مانگو گے کہ خدایا ہماری مدد کر تو فضل الٰہی وارد نہیں ہو گا اور بغیر امداد الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے"۔

اگر بیج بو کر اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ پوری کوشش کریں اور پھر دعا کریں تو یہ سچے ایمان کا ماحصل ہے پھر جو کچھ نصیب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ فرمایا ایک کسان "ایک تو سخت محنت اور قلبہ رانی کرتا ہے وہ تو ضرور زیادہ کامیاب ہوگا"۔ "زیادہ کامیاب ہوگا" میں لفظ "زیادہ" نے بعض استثناءات بھی پیش نظر رکھ لئے ہیں عام طور پر کامیاب ہوتے ہیں مگر بعض دفعہ نہیں بھی ہوتے۔ پس جو محنت کرتا رہتا ہے وہ دوسروں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ "دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا اسی طرح دینی کام بھی ہیں انہی میں منافق، انہی میں نکمے، انہی میں صالح، انہی میں ابدال، غوث اور قطب بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں اور بعض چالیس برس سے نماز پڑھتے ہیں مگر ہنوز روز اول ہی ہے"۔

اچانک اگر یاد آئے تو اس وقت سمجھ آتی ہے کہ بعض دفعہ سالہا سال کی عبادتیں فرضی عبادتیں ہیں انسان اپنے ہی خیالات میں، اپنی ہی خواہشات میں، اپنی تمناؤں میں ڈوبا رہتا ہے اور خدا کے حضور وہ عبادتیں قبول نہیں ہوتیں۔ "اور کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی تیس روزوں سے کوئی فائدہ محسوس نہیں کرتے۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امداد نہیں ملتی اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ ترقی کا کبھی خیال نہیں۔ گناہوں کی جستجو ہی نہیں، سچی توبہ کی طلب ہی نہیں۔ پس وہ پہلے قدم پر ہی رہتے ہیں ایسے انسان بہائم یعنی جانوروں سے کم نہیں۔ ایسی نمازیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ویل لاتی ہیں"۔ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ جو قرآن میں آتا ہے اس کی طرف اشارہ ہے کہ نمازیں پڑھ رہے اور نمازیں 'ہلاکت ہو تجھ پر'، 'ہلاکت ہو تجھ پر' کی آوازیں دے رہی ہیں۔ اگر نمازیں ہی جو کامیابی کا راز ہیں ہلاکت کا پیغام دے رہی ہوں تو انسان کے بچنے کی پھر کیا امید باقی رہتی ہے۔

"نماز تو وہ ہے جو اپنے ساتھ ترقی لے آوے۔ پس رسم اور رسمی عبادت ٹھیک نہیں۔ ہماری جماعت بھی اگر بیج کا بیج ہی رہے گی تو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جو ردی رہتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو بڑھاتا نہیں۔ پس تقویٰ عبادت اور ایمانی حالت میں ترقی کرو۔ یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔ اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے پر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو، اپنے امراض کو دور کرو، دوسروں کی فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو"۔

بہت عظیم الشان معرفت کا نکتہ ہے۔ رات کو جب اور کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا، صرف خدا دیکھ رہا ہوتا ہے اس وقت اپنے آپ کو درست کرو گے تو دن کی روشنی میں تم ہدایت دینے کے مستحق ہو گے۔ اس وقت سب لوگ سن رہے ہونگے۔ تو سچی ہدایت وہی دے سکتا ہے جس نے رات کو اپنی اصلاح کی۔ لوگوں کی نظروں سے چھپ کر اپنی اصلاح کی اور پھر دن دہاڑے مجبور ہو کر وہ ہدایت دینے کے لئے نکلا ہے۔ نہ کہ نفس کی بڑائی کی خاطر۔ "ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو"۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں کسی جگہ بھی کوئی ایسی تکرار نہیں کہ جو اس مضمون کو بے کار اور زائد بنا دے۔ ہر تکرار کے اندر ایک ایسا نکتہ معرفت بیان ہوتا ہے جو ایک نیا چشمہ جاری کر دیتا ہے۔

"خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین"۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۸، ۳۹ صفحہ ۲ تا ۸ بتاریخ ۱۰/تا ۱۷/نومبر ۱۹۰۴ء)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس پر اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں کیونکہ اب ویسے بھی بعینہ وقت ہو چکا ہے۔ اب انشاء اللہ نماز کی تیاری کرتے ہیں۔

اھل قلم حضرات متوجہ ہوں

انشاء اللہ العزیز رسالہ مشکوٰۃ کا سالانہ خصوصی نمبر جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہا ہے۔ تمام ذی علم احباب سے درخواست ہے کہ مختلف موضوعات پر مضامین لکھ کر مورخہ 99-10-20 تک بھجوا دیں۔ نو مبائعین کے تاثرات، قبول احمدیت کی دلچسپ اور ایمان افروز داستان، تبلیغ و دعوت الی اللہ کے میدان میں رونما ہونے والے ایمان افروز واقعات اسی طرح یادگار تصاویر بھی بھجوائیں۔ نیز تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء بھی اپنے کوائف اور تعارفی فوٹو بھجوائیں۔ علمی و معلوماتی مضامین بھجواتے وقت حوالہ مکمل اور صاف صاف لکھیں۔ جزاکم اللہ

(ایڈیٹر رسالہ مشکوٰۃ قادیان)

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد صاحب آف لندن اپنے اہل و عیال کی صحت و تندرستی بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اور بہترین مستقبل نیز خدمت سلسلہ کی بہتر رنگ میں توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(چوہدری مسعود احمد مہار کارکن فضل عمر آفسیٹ پریس قادیان)

واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔

☆ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔

☆ والدین کو چاہیئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔

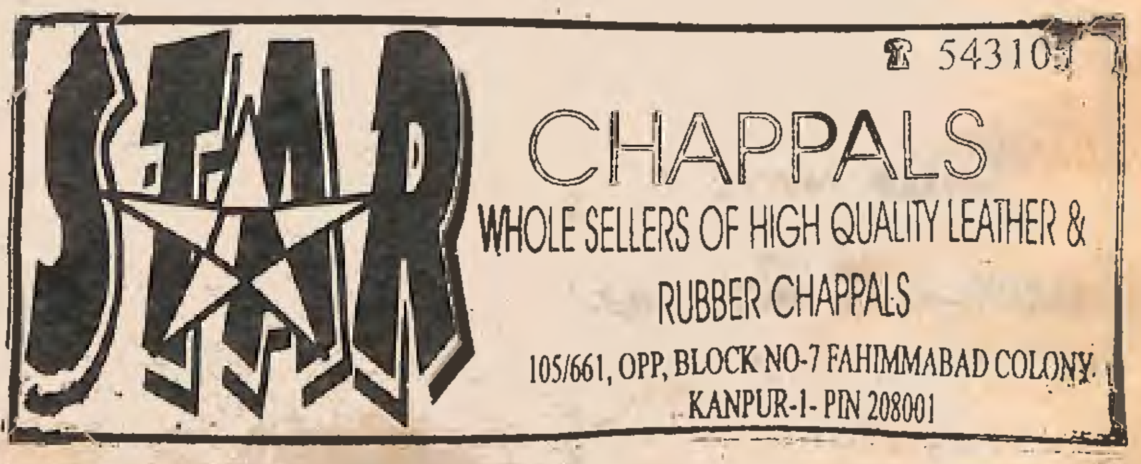

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ ۲

گا۔ چنانچہ واپس آکر اپنے گاؤں والوں کو قادیان کی روئیداد سنا کر بیعت کرنے کی تحریک کی تو سارا گاؤں اس بزرگ کے ساتھ جماعت میں داخل ہو گیا۔ پھر موصوف کو تبلیغ کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ آئے دن معلمین کو ساتھ لے کر دورے کرتے رہتے ہیں اور اب تک ۱۴ر گاؤں ان کی تبلیغ سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

صوبہ ہماچل کے ایک دوست سراج الدین صاحب جماعت احمدیہ میں شامل ہونے سے قبل ہر قسم کی برائی میں ملوث تھے اور اس علاقے میں جماعت کے شدید مخالف تھے۔ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ کے مبلغ کو اس علاقہ سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ آخر خدا نے ان کو اس طرح ہدایت دی کہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۸ء پر وہ قادیان گئے اور جماعت میں شامل ہو کر واپس لوٹے۔

قبول احمدیت کے بعد ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسی تبدیلی پیدا فرمائی کہ وہ جو شراب کا عادی تھا پنجوقتہ نماز کا عادی بن گیا اور ماہ رمضان کے پورے روزے رکھنے شروع کر دئے۔ اس اچانک تبدیلی کو دیکھ کر ایک غیر مسلم متکبر مخالف اسلام نے ان کو طعنے دینے شروع کر دئے۔ ذلیل کرنے کی غرض سے گالیوں اور گندے الفاظ سے ان کا نام لینے لگا۔

ایک روز سراج الدین صاحب روزہ رکھ کر کسی کام پر جا رہے تھے کہ راستے میں وہ غیر مسلم ایک درخت کے اوپر چڑھ کر پتے کاٹ رہا تھا۔ درخت کے نیچے اس کی بیوی کھڑی تھی۔ اس نے سراج الدین کو دیکھتے ہی گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ سراج الدین صاحب نے اس کو سمجھایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو ایسے گندے اور تحقیر کے الفاظ منہ سے نہ نکال لیکن اس کے باوجود وہ اپنی شرارت سے باز نہ آیا۔ آخر تنگ آکر انہوں نے اس سے کہا کہ میری یہ دعا ہے کہ خدا تیرے منہ میں گندگی ڈالے تاکہ تو اسلام کے خلاف بکواس نہ کر سکے۔ اب خدا کا کرنا دیکھئے ابھی یہ الفاظ منہ سے نکلے ہی تھے کہ آدمی ٹہنی ٹوٹنے کی وجہ سے درخت سے نیچے گرا اور اس درخت کے عین نیچے گوبر پڑا ہوا تھا جس میں وہ منہ کے بل آکر پڑا۔ تب اس کی بیوی نے کہا کہ اسی وقت اس احمدی سے معافی مانگ۔ اس نشان کو دیکھ کر سراج الدین صاحب کا ایمان اور بھی مضبوط ہو گیا۔ وہ آج اس جگہ پر جماعت کے صدر ہیں اور مسجد کے لئے جگہ بھی تحفۃً جماعت کو دے چکے ہیں۔

ایک تبلیغی وفد پیغام حق پہنچاتے ہوئے ایک گاؤں کوٹلگی (Kotalgi) پہنچا اور گھر گھر جا کر لوگوں سے ملا اور حضرت امام مہدیؑ کی آمد کا پیغام دیا اور بیعت کرنے کو کہا مگر کوئی بھی بیعت کے لئے آگے نہیں آیا۔ اتنے میں ایک عورت جس کا نام "مالن بی" تھا۔ اچھی پڑھی لکھی تھیں اور گاؤں میں سارے لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے آکر کہنے لگی کہ میں اس جماعت میں بیعت کر کے داخل ہوتی ہوں۔ اس پر اس کے خاوند نے کہا کہ تم تو احمدیوں کے خلاف تھی۔ اس نے جواب دیا کہ ایک ہفتہ پہلے میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اس وقت سے میں انتظار کر رہی تھی کہ یہ لوگ کب آئیں گے جو خواب میں نظر آئے تھے اور میں بیعت کروں گی اور اپنی خواب اس طرح بیان کی۔ میں ایک راستہ سے جا رہی تھی راستہ میں ایک گیٹ نظر آیا۔ میں نے جب اس کے دروازہ کے اندر دیکھا تو وہ جنت ہے۔ جب میں اس میں داخل ہونے لگی تو ایک سفید پگڑی والے بزرگ کھڑے ہوئے ملے اور فرمانے لگے کہ آپ ہماری جماعت میں داخل ہونے پر ہی اس میں داخل ہو سکتی ہیں۔ میں نے پوچھا کہ جماعت کہاں ہے تو فرمایا کہ آپ کے گھر آنے والی ہے۔

اس خواب کو بیان کر کے اپنے خاوند اور دو نوجوان بچوں سمیت بیعت کر کے احمدیت کو قبول کرنا ہی تھا کہ سارے گاؤں کے کل ۲۴۵ افراد نے بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

مکرم محمد نسیم صاحب امیر صوبہ اتر پردیش کو پانچ لاکھ بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ جب انہوں نے اپنا ٹارگٹ مکمل کر لیا تو انہیں ہدایت کی گئی کہ اب آپ نے صوبہ پنجاب کی کمی بھی پوری کرنی ہے اور مزید ایک لاکھ بیعتیں کروانی ہیں۔ انہوں نے اللہ کے فضل سے یہ ٹارگٹ بھی پورا کر دیا۔ پھر انہوں نے ہمیں پیغام بھجوایا کہ اب مجھے بتائیں کہ سارے ہندوستان میں ٹارگٹ میں کتنی کمی ہے۔ وہ بھی اپنے صوبہ سے ہی پوری کروں گا۔ چنانچہ اب خدا کے فضل سے آخری اطلاع کے مطابق ان کے صوبہ کی بیعتوں کی تعداد آٹھ لاکھ ستر ہزار سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

گھانا:

گھانا میں امسال ۱۲۹ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے جن میں سے ۸۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۱۳۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ایک سو انیس (۱۱۹) انہوں نے تعمیر کی ہیں اور گیارہ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ غانا مساجد کی تعمیر میں سب دنیا سے آگے ہے۔ بڑی بڑی مساجد بناتے ہیں اور کسی جانی مالی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ دوران سال دو تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب یہ تعداد ۷۹ ہو گئی ہے۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب گھانا سے لکھتے ہیں:

"Yendi" کا علاقہ وہ علاقہ ہے جہاں ہم تبلیغ کے لئے جاتے تو احمدی مبلغوں پر پتھراؤ کیا جاتا تھا اور ان کی تبلیغ کے راستہ میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی جاتی تھیں۔ اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ میں کثیر تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ایک بڑی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ یہاں کے بادشاہ نے مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب احمدیت یہاں قدم جمانے کے لئے آچکی ہے۔ اب یہ علاقہ احمدیت کا ہے۔

Volta ریجن گھانا کا ایک علاقہ ہے جہاں اب بھی بت پرستی کی جاتی ہے۔ ہر گھر میں بت پائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہاں کے پادریوں کے بارہ میں بھی مشہور ہے کہ ان کے گھروں میں بھی بت موجود ہیں جو وہ چارپائی کے نیچے چھپا کر رکھتے ہیں۔ وہ گرجا گھروں سے واپس آتے ہیں تو ان کی پوجا کرتے ہیں۔ وہاں خدا کے فضل سے ہمارے داعیان الی اللہ کی کامیاب تبلیغ سے احمدیت پھیلنی شروع ہوئی ہے۔ ایک بت پرست نے اپنے بت ہمارے داعیان کو دیتے ہوئے کہا کہ یہ میرے سارے بت ہیں۔ یہ آپ پھینک دیں۔ اب میں احمدی ہو چکا ہوں۔ انہیں اپنے پاس رکھنا پسند نہیں کرتا۔

اس بت پرست علاقہ میں گزشتہ ۷۰ سال میں صرف دو جماعتیں تھیں۔ امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی سال میں آٹھ جماعتوں کا اضافہ ہوا ہے اور اب دس (۱۰) ہو چکی ہیں۔

عبدالوہاب بن آدم صاحب مزید لکھتے ہیں:

Upper West Region میں ہیومن رائٹس کے چیئرمین اور ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کے سربراہ جو عیسائی ہیں انہوں نے ہماری ریجنل کانفرنس کے موقع پر تقریر کے دوران کہا:

"میں مسلمان تو نہیں ہوں لیکن مدت سے احمدیت کا گہرا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جب احمدیت کا ذکر آئے تو امن و آشتی، صلح اور راستبازی کا تصور ابھرتا ہے۔ جب خدام الاحمدیہ کا ذکر سنتے ہیں تو اس سے دل و دماغ میں نظم و ضبط اور محنت کا نقشہ ابھرتا ہے"۔

احمد جبریل سعید مبلغ گھانا تحریر کرتے ہیں:

"گھانا کے سنٹرل ریجن کے علاقہ میں ایک احمدی دوست سعید آرہن صاحب (Saeed Arhin) فعال داعی الی اللہ ہیں۔ ان کے علاقہ میں جہاں بھی تبلیغ کا پروگرام ہو نہ صرف خود شامل ہوتے ہیں بلکہ اپنی دونوں گاڑیوں میں نومبایعین اور زیر تبلیغ افراد کو لے جاتے ہیں۔ ان کے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ اگر نومبایعین کے لئے مسجد نہ ہوئی تو ان کی تربیت نہ ہو سکے گی۔ مگر وہ اکیلے اس قابل نہ تھے کہ مسجد بنا سکیں۔ تاہم پختہ ارادہ کیا کہ مسجد بنانے کا کام شروع کر دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اور مددگار پیدا کر دے گا۔ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہی ہوا تھا کہ شدید بیمار پڑ گئے۔ ڈاکٹرز نے انہیں لاعلاج قرار دے دیا۔ ہسپتال سے فارغ کر دیا کہ گھر جا کر مرو۔ گھر کے افراد نے ان کی حالت دیکھ کر کہ وفات کے قریب ہیں تمام عزیز و اقارب کو بلا لیا۔ جب سب اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے محسوس کیا کہ آخری وقت ہے اس لئے سب مل کر دعا کرتے ہیں۔ جب سب لوگ دعا کر رہے تھے اس وقت آپ پر بیہوشی طاری تھی۔ دعا ختم ہوئی۔ آپ کی آخری حالت دیکھ کر کہ اب آپ رخصت ہونے والے ہیں بعض عزیز ارد گرد رو رہے تھے کہ اچانک سعید صاحب نے آنکھیں کھولیں اور سب کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ آپ لوگ کیوں رو رہے ہیں۔ پھر انہوں نے بتایا کہ جب میں سو رہا تھا۔ اس وقت میں نے ایک جوان قد آور شخص دیکھا کہ وہ میری طرف بڑھا ہے۔ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا میں ملک الموت ہوں اور آپ کو لے جانے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ابھی بہت کام کرنے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ کیا کام کرنے ہیں۔ میں نے کہا کہ مسجد بنانی شروع کی ہوئی ہے۔ اس نے قدرے تامل کے بعد کہا کہ اچھا پھر ابھی نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد سے بیماری ختم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل صحت یاب ہو گئے اور اس وقت مسجد بنانے کے کام میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

آئیوری کوسٹ:

اللہ کے فضل سے امسال ۱۱۵۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ جن میں سے ۹۸ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔ ۴۲۶ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ سر دست صرف ایک نئی مسجد کی تعمیر وہ مکمل کر سکے ہیں اور ۴۲۵ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ آئیوری کوسٹ کے ۱۴ر ریجنز میں مرحلہ وار مساجد کی تعمیر کا منصوبہ جاری ہے۔ تین مساجد اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ دوران سال سات (۷) تبلیغی مراکز قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔ کل تعداد اکتیس (۳۱) ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مہمات کے دوران ۴۷۳ چیفس احمدی ہوئے ہیں اور ۵۰۹ آئمہ۔

حضور ایدہ اللہ نے آئیوری کوسٹ میں خدا کے فضلوں کی چند مثالیں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض دفعہ بارش ہو کر خدا کا فضل دکھائی دیتا ہے، بعض دفعہ بارش رکنے سے خدا کا فضل دکھائی دیتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دعا کی تھی کہ ہمارے ارد گرد بارش برسا دے۔ بہت ہو چکی۔ ہم پر اب نہ برسا۔ اسی طرح ارد گرد بادل برستے رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا بڑی شان سے قبول ہوئی۔

دعا کے نتیجہ میں بارش رک گئی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امیر صاحب آئیوری کوسٹ اس طرح کا ایک معجزہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب ہمارا تبلیغی وفد جبر وسو گاؤں میں پہنچا تو سارا دن موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ مغرب کے قریب بارش تھمی تو ہم نے تبلیغی نشست کا اعلان کیا۔ عشاء کے بعد مجلس کا آغاز ہوا۔ چاروں طرف سے کالی گھٹا نے انہیں گھیر لیا اور احساس ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحہ موسلا دھار بارش ہمارے پروگرام میں حائل ہو جائے گی۔ ہم نے خدا کے حضور عاجزانہ عرض کی کہ تیرے پیارے مہدی کا پیغام پہنچانے آئے ہیں یہ بادل بھی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں۔ اے خدا یہ دعا تو نہیں کر سکتے کہ تیری رحمت کی بارش نہ برسے۔ ہم تجھ سے صرف اتنی مہلت مانگتے ہیں کہ پیغام ان روحانی پانی کے پیاسوں کو پہنچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم عاجزوں کی دعاؤں کو اس انداز میں شرف قبولیت بخشا کہ تمام پروگراموں کے دوران گویا خدا کے فضل نے پانی سے

بھرے ہوئے بادلوں کو تھامے رکھا۔ کامیاب انداز میں تبلیغ کا پروگرام ختم ہوا۔ لوگوں نے بیعت کے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔ ہم اپنی اپنی رہائش گاہوں تک پہنچے ہی تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور ساری رات برستی رہی۔ صبح سات بجے کے قریب بارش رکی اور وہاں روحانی بارش کا آغاز ہوا اور دوپہر تک بفضلہ تعالیٰ تین ہزار سات سو پچھتر (۳۷۷۵) بیعتیں ہوئیں۔ بیعتوں کا سلسلہ مکمل ہوا ہی تھا کہ پھر سے بارش ہونا شروع ہو گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ اتفاق کے بعد اتفاق تو نہیں ہو سکتے۔ یہ زندہ خدا ہے جو جماعت کی تائید میں کھڑا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

ایک مخالف احمدیت کی ناکامی و نامرادی

حضور نے فرمایا کہ امسال آئیوری کوسٹ کے ایک اہم شہر Oume میں جماعت کا پودا لگا ہے اور خدا کے فضل سے بہت تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔ اور ایک مضبوط جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے۔ دشمن نے شدید مخالفت کی اور مخالفت میں پیش پیش ایک شخص مسٹر سیسے (Cisse) نے ہر دروازہ کھٹکھٹایا کہ یہ لوگ کافر ہیں ان کو اس شہر میں جگہ نہ دو۔ وہ کمشنر کے پاس گیا کہ یہ لوگ فسادی ہیں۔ ان لوگوں کو اس شہر میں رہنے نہ دیا جائے۔ کمشنر بہت انصاف پسند انسان تھے۔ انہوں نے کہا کہ جو امن کا سبق میں نے احمدیوں سے سیکھا ہے کوئی دوسرا اس کی خاک کو بھی نہیں پا سکا۔ میں نے خود مطالعہ کیا ہے اور اخبارات میں بھی ان کے بارہ میں پڑھا ہے۔ ان کو تو میں روک نہیں سکتا۔ پس تم نے جانا ہے تو تم واپس چلے جاؤ۔ یہ شخص نامراد ہو کر وہاں سے لوٹا۔ چند روز بعد اس کا بیٹا گھناؤنے جرم میں پکڑا گیا۔ اس نے مبلغین کو پیغام بھجوایا کہ مجھے معاف کر دیں۔ میں شرمندہ ہوں۔ اگر ممکن ہو تو میرے بیٹے کی رہائی کے لئے کمشنر کے سامنے سفارش کر دیں۔

مخالفانہ پراپیگنڈہ جماعت کے حق میں مددگار ثابت ہو رہا ہے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مخالفانہ پراپیگنڈہ خدا کے فضل سے کھاد کی طرح جماعت کے درختوں کے لئے خوراک مہیا کر رہا ہے۔

Tienko (چینکو) کے علاقہ میں جب ہمارا تبلیغی وفد پہنچا تو انہوں نے وہاں کے امام صاحب سے مشورہ کے بعد تبلیغ شروع کی اور اپنے پیغام کی توحید باری تعالیٰ اور فضائل اسلام کے ذکر سے ابتداء کی اور پھر علامات مہدی آخر الزماں کا ذکر کیا۔ پروگرام ختم ہونے پر حاضرین نے بخوشی بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ صبح سویرے امام کا لڑکا جو گاؤں کا معلم بھی ہے اپنے سارے خاندان کا پر شدہ فارم برائے بیعت لے کر آیا اور بتایا کہ غارت ہوں وہ لوگ جنہوں نے آپ کے خلاف اس قدر پراپیگنڈہ کر رکھا تھا۔ اگر آپ لوگ ہماری آنکھیں کھولنے سے قبل ہمیں بیعت کے لئے کہتے تو آج آپ لوگ خیریت سے اس گاؤں سے واپس نہ جاتے اور میں ان بدبختوں میں شامل ہو جاتا جو آپ لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے تھے۔ ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ احمدی لوگ تو کلمہ طیبہ کے دشمن ہیں، آنحضرت ﷺ کے گستاخ ہیں، قرآن کریم پر ایمان نہ لانے والے ہیں۔ لیکن جو اوصاف قرآن کریم، رسول اللہ ﷺ اور توحید باری تعالیٰ کی شان آپ نے بیان کی ہے آج تک ہم نے کسی سے نہیں سنی۔ اسلئے یقیناً آپ کے پاس صداقت ہے اور صداقت کا انکار کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس گاؤں کے چیف اور دونوں مساجد کے اماموں کو گاؤں کے ۱۲۴۹ افراد کے ساتھ بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔

اس کی ایک اور مثال

ناردرن ریجن کے ایک گاؤں بناکرو (Banakro) سے گزرتے ہوئے ہمارے تبلیغی وفد نے پیغام چھوڑا کہ ہم فلاں وقت آپ لوگوں کے پاس تبلیغ کے لئے آئیں گے۔ یہ پیغام کچھ نوجوانوں کو دیا کہ وہ امام اور گاؤں کے چیف تک پہنچا دیں لیکن یہ نوجوان جماعت کے بارہ میں سخت تعصب رکھتے تھے۔ انہوں نے امام صاحب کو یہ پیغام دیا کہ چند اسلام دشمن یہاں سے گزرتے ہوئے دوبارہ آنے کا کہہ گئے ہیں۔ یہ لوگ آنحضرت ﷺ کا نام تک نہیں لیتے۔ جوڈو کراٹے ان کی عبادت ہوتی ہے۔

واپسی پر مبلغین مذکورہ گاؤں پہنچے تو امام صاحب بہت ڈرے ہوئے تھے اور اپنے ہاں رات ٹھہرانے کے لئے آمادہ نہیں تھے۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ مسلمان ہیں اور آنحضرت ﷺ کے نام لیوا ہیں تو ہم آپ کو تبلیغ کی اجازت دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ ہم نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں تبلیغ کی اجازت دیں اور پھر کسی بھی مقام پر کوئی بھی بات خلاف قرآن وحدیث پائیں تو وہیں تبلیغ روک دیں اور ہمیں گاؤں سے نکال دیں۔ امام صاحب نے تبلیغ کی اجازت دے دی۔

رات کو تبلیغی نشست کے دوران اسلام اور آنحضرت ﷺ کے محاسن بیان کئے۔ آخر پر امام صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب تو آپ سب لوگ گواہ ہیں کہ یہ لوگ حقیقی مسلمان ہیں۔ ان کے بارے میں سب پراپیگنڈہ جھوٹ کا پلندا تھا۔ چنانچہ امام صاحب کی تبلیغ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے گاؤں کے ۱۳۱۰ افراد نے بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ مزید لکھتے ہیں:

"کچھ عرصہ قبل ہمارے مبلغین سوفیسو تھری (Sofiso Three) گاؤں میں تبلیغ کے لئے پہنچے اور تبلیغ کی اجازت طلب کی لیکن وہاں پر ایک شیطانی صفت معلم نے باوجود اصرار کے تبلیغ کی اجازت نہ دی اور نہ ہی اہل قریہ سے رابطہ کرنے دیا۔ ہمارے مبلغین نے اسے کتاب "القول الصریح" دے دی اور واپس آ گئے۔

امسال پھر ہمارا تبلیغی گروپ اسی گاؤں میں پہنچا۔ وہی معلم پھر سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ان کو ہم تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس پر اہل قریہ نے کہا خدا تعالیٰ نے ہمیں عقل اور فراست دی ہے۔ اگر یہ لوگ اسلام کے خلاف کوئی بات کریں گے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ یہ ہمارے پاس اس قدر دور سے سفر کر کے آئے ہیں۔ ان کی باتیں سننا ہمارا فرض ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جب تبلیغ ختم ہوئی تو سارے کا سارا گاؤں جو ۲۴۰۷ نفوس پر مشتمل تھا احمدیت کی آغوش میں آ گیا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ وہ معلم بھی جب اس کو گاؤں والوں نے کہا کہ اب تو سارے گاؤں والے احمدی ہو چکے ہیں تم اکیلے یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ بھاگو۔ تو اس معلم نے بھی بیعت کر لی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا معلم بن چکا ہے۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ مزید اطلاع دیتے ہیں کہ:

"جب ہمارا ایک تبلیغی وفد آئیوری کوسٹ کی طرف سے مالی کی سرحد پر واقع آخری بڑے شہر Tengrela تبلیغ کے لئے پہنچا تو اہل سنت والجماعت نے اپنی مسجد میں تبلیغ کی دعوت دی۔ لیکن تبلیغ کا کوئی اثر کسی طرح سے نظر نہ آیا۔ اگلے روز دوبارہ تبلیغ کا موقعہ دیا لیکن کسی ایک شخص نے بھی بیعت کے لئے رضامندی کا اظہار نہ کیا۔ ہمارا وفد اسی فکر میں اس شہر سے اگلی منزل کے لئے روانہ ہوا۔ شہر سے چند کلو میٹر ہی باہر نکلے تھے کہ ہماری گاڑی خراب ہو گئی۔ گاڑی کی مرمت پر تین چار دن درکار تھے۔ ہم نے واپس اسی شہر ٹنگریلا آکر دوبارہ تبلیغ کا پروگرام بنایا لیکن پھر بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اسی پریشانی کے عالم میں خدا تعالیٰ نے ہمیں يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي اِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ کا نظارہ دکھلایا۔ ہمارے ایک پرانے احمدی دوست ابراہیم وہاں آ پہنچے۔ ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے ہمارے میزبان کے ساتھ بہت گہرے مراسم تھے۔ ہمارے میزبان نے ابراہیم سے سوال کیا کہ یہ لوگ اس شہر میں احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے؟!

ابراہیم نے میزبان کو احمدیت کا تفصیلی تعارف کرایا اور رسالہ "التقوی" کے ذریعہ تعارف کراتے کراتے شرائط بیعت تک پہنچے۔ ہمارے میزبان ہر شرط سنتے اور چہرے کا رنگ بدلتا جاتا اور کہہ اٹھتے اللہ اکبر اور پھر کہتے یہی خالص حقیقی اسلام ہے۔ یہ تو اسلام ہی اسلام ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ شرائط ہیں مہدی کی جماعت میں شمولیت کی؟ اور ساتھ ہی برملا کہہ اٹھے میں تو آج اس جماعت میں شامل ہوں۔ ان کے اندر ایک جنون کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ پکڑ پکڑ کر لوگوں کو لانے لگے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی کوششوں سے یہ سارا علاقہ احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

"Man" میں جو آئیوری کوسٹ کے دس بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ساتھ ہی ایک بہت بڑی بنی بنائی مسجد بھی نمازیوں اور امام سمیت عطا فرما دی۔ اس کامیابی پر وہابیوں نے جماعت کے خلاف اپنی مخصوص کارروائیاں شروع کر دیں۔ چنانچہ جلسہ سے قبل انہوں نے ہمارے صدر صاحب کو پیغام بھجوایا کہ وہ مسجد میں آ کر ہم سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ایک روز عصر کے بعد کا وقت دیا گیا۔

وہابیوں کے دس مولوی صاحبان مع صدر کے آ گئے۔ مسجد میں ۴۰ کے قریب احباب موجود تھے۔ ہم سب کو دیکھ کر ان پر ایک رعب طاری ہو گیا۔ اور وہ ہمارے صدر سے کہنے لگے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ مسجد میں صرف لوکل حضرات ہونگے اور ان کی حاضری میں ہم آپ کو احمدیت کی حقیقت سے باخبر کریں گے۔ اب چونکہ مشنری صاحب موجود ہیں ان کے سامنے ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے اور ہم آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں۔ اس پر جماعت کے نائب صدر صاحب نے کہا کہ یہی بات تمہارے جھوٹا ہونے کے لئے کافی ہے۔ اگر آپ لوگ سچے ہوتے تو پھر ان مبلغین کے ہونے نہ ہونے سے کیا فرق پڑتا تھا۔ اب آپ لوگ ایک بات غور سے سن لیں کہ ہمیں یہاں ۳۰ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور ہماری مسجد آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے ویران ہو گئی تھی۔ اب احمدیت کی برکت سے تمام جھگڑے ختم ہو چکے ہیں۔ مسجد آباد ہے۔ پہلے یہاں کبھی چار پانچ نمازی ہوتے تھے مگر آج ہر نماز پر پچاس سے زائد افراد ہوتے ہیں اور جمعہ کے روز ان کی تعداد پانچ سو سے تجاوز کر جاتی ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ناردرن ریجن کے

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

MF Gastro Inhaber: Mazhar Farooq
Gastronomie-Einrichtungen
Mainzer Straße 13
64521 Groß-Gerau
Telefon (06152) 926886
Telefax (06152) 926886
Mobil (0177) 2154316

Kaffeemaschinen
Aufschnittmaschinen
Hähnchengrills
Wandhauben
Pizzaöfen
Umluftkühlschränke
Spülmaschinen
Kühltheken.
Kühlzellen
Teigknetmaschinen
Teigausrollmaschinen
Gyrosgrills usw.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جرمنی میں
احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
کم قیمت میں معیاری سامان
نیز سروس اور ٹرانسپورٹ کا انتظام

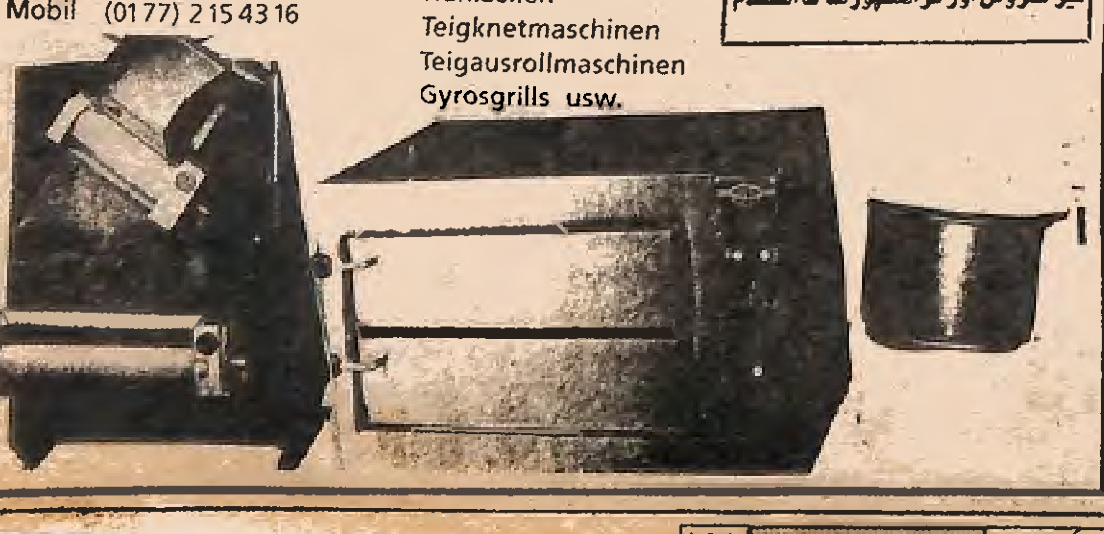

حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی

(یکے از صحابہؓ ۳۱۳)

از محترم حکیم محمد دین صاحب ناظم قضاء قادیان

۱- حضرت دادا جانؓ کا اسم گرامی حضرت حکیم مولوی وزیر الدین صاحبؓ ہے آپ کا اصل وطن مکیریاں ضلع ہوشیار پور ہے۔ آپ نے بطور ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکولز ضلع کانگڑہ میں تادم زیست سروس کی۔ مکرم والد صاحب مرحوم کے مندرجہ ذیل مکتوب کی رُو سے جو موصوف نے مورخہ ۲۸-۱-۱۹۵۵ کو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ جس کی نقل ذیل میں درج ہے:

"مکرمی پرائیویٹ سیکرٹری صاحب!

ادام اللہ فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

عرض ہے کہ خاکسار محمد عزیز الدین عفی اللہ تعالیٰ عنہٗ ولد حکیم مولوی وزیر الدین صاحب، پیدائشی احمدی ہے......

میری تاریخ پیدائش (ولادت) ۲۲/جون ۱۸۸۸ء ہے۔ میرا نام بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رکھا ہوا ہے اور میری پیدائش بھی بطفیل دعائے حضرت اقدسؑ چھ لڑکیوں کے بعد ہوئی تھی والد مکرمؓ حضرت اقدسؑ کے دعوئے مسیحیت سے پہلے کے معتقد تھے اور ابتدائی حصہ براہین احمدیہ کا پڑھتے ہی فریفتہ ہوگئے۔ خدمت مبارک میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کی۔ مگر حضور نے فرمایا ابھی تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم نہیں ملا۔ والد صاحب کا اسم گرامی ۳۱۳ میں سے ہے۔ آپ نے میری ولادت پر کچھ فارسی میں اشعار کہے تھے جن میں سے ایک یہ ہے:-

بہ پیری دادہ مارا تو فرزند
عزیز الدین کہ باداز بخت خورسند

نیز ایک قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح میں لکھکر سنایا تھا۔ جس کے چند شعر جو یاد ہیں مندرجہ ذیل ہیں:-

اے امام قادیانی برتو صلوٰۃ وسلام
داستانِ ناتوانی گوش فرما ازغلام

نیک میدانی کہ شورِ سرکشاں ہر سو بپاست
ازچہ حکمت دیر ماندہ ذوالفقارت درنیام

نے جواب ہند بر آمد نے تریاق القلوب
نے جواب امہات المومنین راشدُ نظام

یہ پہلے شعر تھے آخری مصرعہ یہ تھا
بر عزیز الدین دعائے خیر و برکت والسلام

پاک شاعری کے عنوان سے یہ قصیدہ اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا۔ خاکسار ۱۹۰۲ء سے ۱۹۰۶ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پاتا رہا ہے اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ و حضرت مرزا عزیز احمد صاحب سلمہ اللہ کے ساتھ ہم جماعت ہونے کا فخر رکھتا ہے براہ کرم احقر کا نام بھی بزمرہ صحابہ شامل فرما کر مشکور فرمادیں۔

والسلام

خاکسار محمد عزیز الدین عفی اللہ تعالیٰ عنہٗ
ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر

الغرض دادا جان مرحوم ایسے خوش نصیب تھے کہ براہین احمدیہ کا ابتدائی حصہ پڑھتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہ صرف فریفتہ ہوگئے۔ بلکہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کے ملتجی ہوئے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست

۲- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدیٔ موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں اُس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا پھر اُس حدیث کو اُس کے ترجمے کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ "مہدی اس گاؤں سے نکلے گا۔ جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے۔) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کریگا۔ اور دور دور سے اُس کے دوست جمع کریگا۔ جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ (۳۱۳) ہوں گے۔ اور اُن کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہونگے...... لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کیلئے تین سو تیرہ (۳۱۳) نام ذیل میں درج کرتا ہوں۔ تاہر ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی میرے حق میں پوری ہوئی اور بموجب منشائے حدیث بیان کر دینا۔ پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم رکھے اور وہ یہ ہیں"۔

گویا اس مندرجہ بالا وضاحت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موعود ۳۱۳ صحابہ کی اشاعت دو کتب میں فرمائی ہے۔ (۱) آئینہ کمالات اسلام میں اور دوسری مرتبہ ضمیمہ انجام آتھم میں۔

(۱)- آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اس جلسہ کے موقعہ پر اگرچہ پانسو کے قریب لوگ جمع ہوگئے تھے لیکن وہ احباب خالص جو محض للہ شریک جلسہ ہونے کیلئے دور دور سے تشریف لائے۔ اُن کی تعداد تین سو پچیس کے قریب پہنچ گئی تھی ذیل میں اُن کے نام لکھے جاتے ہیں۔ جو اس جلسہ میں شریک ہوئے۔"

دادا جان مرحوم کا نام اس فہرست میں ۳۲۳ نمبر پر اس طرح درج ہے:-

نمبر ۳۲۳- مولوی وزیر الدین صاحب مکیریاں ضلع ہوشیار پور (آپکی قیادت میں۔

نمبر ۳۲۴ تا ۳۲۷ جلسہ میں شامل ہونے والے آپ کے چار رشتہ داروں کے نام بھی ساتھ میں درج ہیں۔ اور یہ نام حسب ذیل ہیں۔

نمبر ۳۲۴- چوہدری کریم بخش صاحب مکیریاں ضلع ہوشیار پور (برادر)

نمبر ۳۲۵- غلام حسن صاحب مکیریاں ہوشیار پور (بھتیجہ)

نمبر ۳۲۶- میاں میراں بخش صاحب مکیریاں ضلع ہوشیار پور (برادر)

نمبر ۳۲۷-غلام رسول صاحب مکیریاں (برادرم)

(کیفیت جلسہ سالانہ ۲۷/ستمبر ۱۸۹۲ء مقام قادیان)
مندرجہ صفحہ ۱۷، ۱۸ آخری حصہ آئینہ کمالاتِ اسلام)

۲- ضمیمہ انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر فرمودہ فہرست کے مطابق حضرت دادا جانؓ اور والد صاحب مرحوم کے اسماء مندرجہ ذیل ترتیب سے درج ہیں:-

۱۴۱ منشی وزیر الدین صاحب از کانگڑہ (دادا جان مرحوم)

۱۶۶ منشی عزیز الدین صاحب از کانگڑہ (والد صاحب مرحوم) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۲۴ تا ۳۲۸)

دادا جان مرحوم کے حضرت اقدسؑ کی خدمت عالیہ میں مدحیہ قصیدہ لکھ کر سنانے کا ذکر مکرم والد صاحب مرحوم کے خط میں آچکا ہے۔

گویا اس طرح دادا جان مرحوم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں السلام علیکم حسب حدیث حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں پہنچانے کی توفیق پائی۔ جس کا اظہار موصوف نے اپنے مذکورہ بالا قصیدہ کے مندرجہ ذیل اشعار میں کیا ہوا ہے۔

سید الکونین بہر عظمت ارشاد کرد
ہر کہ دریابد ترا زما گوید سلام
چوں رسولِ حق بصلوٰۃ و سلامت یاد کرد
بہ کہ بفر ستیم ہردم بر تو صلوٰۃ و سلام
اے اِمام قادیان بر تو صلوٰۃ و سلام
داستانِ ناتوانی گوش فرما از غُلام

(معروضہ مسکین وزیر الدین۔ ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سوجانپور ضلع کانگڑہ منقول از الحکم ۱۹۰۱ء- ۳-۱۷ صفحہ ۹ تا ۱۱)

۴- دادا جان مرحوم نے اپنے مندرجہ ذیل اشعار میں درِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گدائے آستان ہونے کا سن بیان کیا ہوا ہے۔

حضرت مہدی سے تجھکو ہے دُعا کی التجا
کیونکہ سولہ سال سے ہے تو گدائے آستان
ہو عزیز الدین محمد احمدی دارین میں
بجنت ؛ دولت راحت وعزّت میں رشک ہمسراں
تیرہ سو اور بیس ہجری سنہ کا ہے ماہ صفر
یہ عریضہ حضرت مہدی میں ہوتا ہے رواں

(الحکم ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء صفحات ۱۱-۱۲)

یعنی اس میں یہ اظہار ہے کہ اولاد نرینہ کی پیدائش کے سلسلہ میں دادا جان مرحوم ۱۸۸۵ء سے ۱۹۰۲ء تک گدائے آستان بن کر دعا کی التجا کرتے آرہے ہیں۔ اسی حوالہ "ہو عزیز الدین" والے شعر میں دیا ہوا ہے۔

جیسا کہ آپ نے اپنے اولادِ نرینہ سے محروم ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعائے خاص سے فرزند نرینہ عطا ہونے کا اظہار اپنے مطبوعہ منظوم کلام میں اس طرح کیا ہوا ہے۔

یا رب مدام شادزید میرزائے ما
کز فیضِ اوست رونقِ بستاں سرائے ما
کُو اندریں زمانہ نیا ورد نور حق
گردید بے چراغ ہمہ خانہائے ما

(الحکم ۱۷/فروری ۱۹۰۵ء ٹائیٹل پیج)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
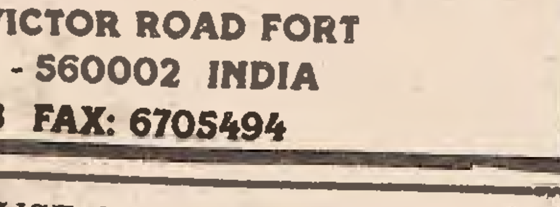
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا کی قبولیت کا یہ نشان عام حالات میں نہیں بلکہ پیرانہ سالی میں جبکہ سن یاس شروع ہو رہا تھا۔ ۲۲؍جون ۱۸۸۸ء کو دادا جان مرحوم کے گھر میں والد صاحب مرحوم یعنی مکرم مولوی محمد عزیز الدین صاحب کے وجود میں مرحمت فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی والد صاحب مرحوم کا یہ نام تجویز فرمایا تھا۔ اور جیسا کہ اوپر ذکر آچکا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکرم والد صاحب کا نام فہرست صحابہؓ (۳۱۳) ضمیمہ انجام آتھم میں نمبر ۱۶۶ پر بایں الفاظ درج فرمایا ہوا ہے۔ نمبر ۱۶۶ منشی عزیز الدین صاحب کانگڑہ، دادا جان مرحوم نے اِس نشان کا حامل بن کر بایمن متابعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور کے الہام "تریٰ نسلاً بعیداً" کا نشان بھی حضور کی ظلیت میں اپنے فرزند کے گھر میں پورا ہوتے دیکھا۔ وہ اِس طرح کہ خدا تعالیٰ کے حضور دُعاؤں سے رہنمائی کے بعد آپ نے ۱۸۹۸ء میں مکرم والد صاحب مرحوم کی شادی کر دی۔ اُس وقت مکرم والد صاحب کی عمر صرف دس سال کی تھی اور اپنے مدرسہ میں ورنیکولر مڈل پاس کرانے کے بعد بسلسلہ تعلیم اپنے آقا کے زیر سایہ قادیان مدرسہ تعلیم الاسلام میں داخل کرا دیا۔ مکرم والد صاحب مرحوم نے ۱۹۰۲ء تا ۱۹۰۶ء قادیان میں تعلیم پائی۔ (اس ضمن میں مکرم والد صاحب مرحوم کے مکتوب گرامی کا مضمون اوپر درج کیا جاچکا ہے۔) اسی دوران ۱۹۰۳ء میں مکرم والد صاحب کے ہاں پہلی دختر پیدا ہوئی جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "صالحہ" تجویز فرمایا۔ جو ۷۵ سال کی عمر پاکر فوت ہو چکی ہیں۔ اور ربوہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ ۱۹۰۴ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک فرزند بھی عطا فرمایا۔ جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "صلاح الدین" تجویز فرمایا جو ۸؍۷ سال کی عمر میں وفات پاگیا تھا۔ غرض دادا جان مرحوم نے بڑھاپے میں ہی بیٹے کے تولد اور پھر اُس بیٹے کے ہاں پوتی اور پوتے کے تولد کے یکے بعد دیگرے دو نشانات دیکھے اور ان نشانات کے ظہور کے ایک سال بعد نومبر ۱۹۰۵ء میں خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے حضور بلا لیا (تاریخ وفات دادا جان مرحوم بمطابق اخبار بدر ۱۲-۱-۱۹۰۶)

۵- دادا جان حضرت مولوی وزیرالدین صاحبؓ کی ۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کانگڑہ میں خدائی حفاظت کا ایمان افروز واقعہ ذیل میں تحریر ہے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام خبر دی:-

عفت الدیار محلھا ومقامھا اِنّی احافظ کل من فی الدار

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۸؍رجون ۱۹۰۱ء بحوالہ تذکرہ صفحہ ۴۷۸)

اس ضمن میں حضور نے زلزلہ عظیمہ کی نسبت مندرجہ ذیل پیشگوئی کو دو مرتبہ زیر عنوان "النداء من وحی السماء" شائع فرمایا۔ دوسری مرتبہ یہ اشتہار اخبار "بدر" ۴؍مئی ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا۔ اِس کے بعض اقتباسات ذیل میں درج ہیں۔

۱- "غرض اے ناظرین۔ آپ صاحبان بچشم خود دیکھ چکے ہیں کہ وہ پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں شدید زلزلے کے بارے میں آج کی تاریخ سے ایک برس پہلے کی تھی وہ کس زور سے پوری ہوئی اور جو سخت حادثے کانگڑہ اور بھاگسو اور پالم پور اور سوجان پور تیرہ اور دیگر مقامات جیسے کلو رہلو میں ہوئے ان کی تفصیل کی اس جگہ حاجت نہیں۔

اِس بارے میں جو عربی میں مجھے وحی الٰہی ہوئی اِس جگہ میں اُس کو معہ ترجمہ لکھ کر اِس اشتہار کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:-

بخور آنچہ ترا بخورانم لك درجة فی السماء وفی الذین هم یبصرون نزلت لك. لك نُری اٰیاتٍ ونهدم مایعمرون قل عندی شهادة من الله فهل انتم مومنون. کففت عن بنی اسرائیل ان فرعون وهامان وجنود هما کانوا خاطئین انی مع الافواج اٰتیك بغتة.

یعنی جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں وہ کھا۔ تیرا آسمان پر ایک درجہ ہے۔ نیز اُن میں درجہ ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور میں تیرے لئے زمین پر اتروں گا۔ تا اپنے نشان دکھلاؤں۔ ہم تیرے لئے زلزلہ کا نشان دکھلائیں گے اور وہ عمارتیں جن کو غافل انسان بناتے ہیں یا آئندہ بنائیں گے گرادیں گے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زلزلہ نہیں بلکہ کئی زلزلے ہوں گے۔ جو عمارتوں کو وقتاً فوقتاً گرائیں گے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کے لوگوں کو جو مخلص ہیں اور بیٹوں کا حکم رکھتے ہیں بچاؤں گا۔ اِس وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے اسرائیل قرار دیا۔ اور مخلص لوگوں کو میرے بیٹے۔ اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے"...

چنانچہ چار اپریل کو یہ زلزلہ آیا۔ جو قیامت کا نمونہ تھا۔ اس کے بارے میں اخبار "بدر" ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء میں مطبوعہ خط بعنوان "ساعت قیامت" (چار سال کی پیشگوئی آج پوری ہوئی) مکرم سید طفیل احمد صاحب آف نادوں کا بنام چوہدری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان محررہ ۱۹۰۵-۴-۱۳ درج ہے۔

۲- دوسرا خط انہیں کا زیر عنوان "نشان زلزلہ" بدر ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا ہے۔

۳- تیسرا خط دادا جان حضرت مولوی وزیر الدین صاحبؓ کا ۱۹۰۵-۴-۱۰ کا تحریر کردہ ہے جو ۲۴؍اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں شائع ہوا ہے۔

۴- چوتھا خط مکرم طفیل حسین صاحب کا ہے جو ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں شائع ہوا ہے۔

ان چاروں خطوط کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:-

احمدی جماعت کے جتنے (افراد) اِس ضلع میں تھے خدا تعالیٰ کے نہایت فضل و کرم سے اِن میں سے ایک بھی ہلاک نہیں ہوا۔ جو دب گئے تھے وہ بھی بال بال بچ گئے تھے۔

(اقتباس خط مکرم سید طفیل حسین صاحب آف نادوں بحوالہ اخبار بدر ۱۹۰۵-۴-۲۰)

۲- سوجان پور مولوی وزیر الدین صاحب بچ گئے۔ مگر سارا شہر تباہ ہو گیا۔"

(اقتباس خط مکرم سید طفیل حسین صاحب آف نادوں بحوالہ اخبار بدر ۱۹۰۵-۴-۲۰)

۳- دادا جان حضرت مولوی وزیرالدین صاحبؓ کے نام قادیان سے خیریت کے احوال سے آگاہ کرنے کے سلسلہ میں خط پہنچا۔ آپ نے اِس خط کا جو جواب قادیان بھجوایا۔ یہ خط الحکم ۲۰؍اپریل ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۳ کالم ۳-۴ میں درج ہے۔ اِس کا ایک اقتباس ذیل میں درج ہے۔

"آپ کے نوازش نامہ نے مسکین کو ایسے وقت میں خوش کیا کہ جس کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اِس ضلع میں عفت الدیار محلھا ومقامھا کے وعدہ کو خدا تعالیٰ نے اِس صفائی سے پورا کیا کہ جس کا نظارہ قابل دید ہے۔ قلم کو یارا نہیں کہ اِس حالت کا نقشہ کھینچ کر دکھلا سکے سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اِس ضلع میں جس قدر احمدی بھائی ہیں سب کی جانیں خدا نے محفوظ رکھی ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک الفضل۔ قصبہ ہٰذا میں ۲۳۲ کی آبادی ہے۔ جس میں سے جانیں دو اڑھائی سو تلف ہوئی ہوں گی۔ مگر مکان ایک بھی قائم نہیں رہا۔ بنیادوں تک مکان کو اکھیڑ کر پھینکا گیا ہے۔ مفصل حالات انشاء اللہ حاضر ہو کر عرض کروں گا"۔

مکرم سید طفیل احمد صاحب کے خط کا ایمان افروز حصہ ذیل میں درج ہے۔

"سوجان پور نادوں سے پندرہ کوس کے فاصلے پر مشرقی طرف واقع ہے میں خود وہاں گیا تھا۔ تو میں نے جاکر دیکھا کہ نصف سے زیادہ مکانات ایسے گرے ہیں کہ ان کی اینٹ سے اینٹ علیحدہ ہو گئی ہے۔ اور مکان کا سارا ملبہ خاک سے برابر ہو کر خاک ہی بن گیا ہے۔ باقی مکانات اگرچہ دور کھڑے نظر آتے ہیں۔ مگر جب میں نے نزدیک جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ اِس طرح پھٹے ہوئے ہیں۔ جیسے کسی نے گوشت کا قیمہ کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی ان کو ذرا بھی دھکا دیوے تو بالکل گر جاویں یہاں کا مدرسہ جس کے ہیڈ ماسٹر مولوی وزیرالدین احمدی ہیں بالکل ٹوٹ پھوٹ کر زمین پر گرا پڑا ہے۔ مولوی وزیرالدین صاحب باہر سرکی میں پڑے تھے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کے مدرسہ کے متعلمین میں کوئی نقصان ہوا یا خیر گذری تو انہوں نے کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میں بھی اور مدرسے کے لڑکے بھی سب کے سب بال بال بچ گئے۔ انہوں نے ایک عجیب بات سنائی جو میں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مدرسے کے لڑکے جو بورڈنگ کی بالائی منزل میں رہتے تھے اُن کی چارپائیاں زلزلے کے وقت باہر جا پڑیں اور لڑکے بمعہ چارپائیوں کے زمین پر صحیح سلامت آ پڑے...

(اقتباس مکتوب مکرم سید طفیل حسین صاحب مطبوعہ بدر ۱۱؍مئی ۱۹۰۵ء زیر عنوان نشان زلزلہ)

انهم قومٌ لا یشقیٰ جَلِیْسُهُمْ

۶- دادا جان مرحوم نے اپنی ساری اولاد بلکہ اپنے زیر سرپرستی افراد خاندان کی بفضلہ نہایت عمدہ تربیت فرمائی تھی۔ اور دادا جان مرحوم کی طرح بفضلہ آپ کی ساری اولاد دیندار و تقویٰ شعار تھی۔

۱- آپ کے ایک داماد مکرم ٹھیکیدار الہ یار صاحب۔ ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم عمر اور حضور سے حضور کے دعویٰ سے قبل سے ہی تعلقات ارادت رکھتے تھے ۱۸۸۹ء میں موصوف نے بیعت کی تھی۔ ابتدائی موصیوں میں تھے قطعہ صحابہؓ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ دادا جان مرحوم کی چاروں بیٹیاں۔ اکلوتا فرزند بہو۔ بڑی پوتی دوسرے داماد سب صحابیؓ تھے اور سب موصی تھے اور بفضلہ سب بہشتی مقبرہ قادیان و ربوہ میں مدفون ہیں۔ (خدا تعالیٰ اِن سب کے درجات بلند فرمائے آمین) ان کے اسماء سن بیعت اور مدفن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بڑی دختر مکرمہ کرم بی بی صاحبہ تاریخ بیعت

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

۱۸۸۰ء پار ٹیشن کے بعد چنیوٹ میں وفات پائی ماتاوہیں دفن کی گئیں۔ ان دنوں سیلاب کی زد میں آپ کی قبر آگئی تھی جو بعد میں تلاش پر نہ مل سکی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان قطعہ صحابہ میں لگا ہوا ہے۔

دوسری بیٹی مکرمہ مہتاب بی بی صاحبہ نے بھی ۱۸۸۹ء میں بیعت کی اور ان کے شوہر مکرم بابو فضل دین صاحب اوورسیئر کی بیعت ۱۹۰۱ء کی ہے۔ دونوں موصی تھے دونوں میاں بیوی قطعہ صحابہ میں جو مزار مبارک کی چار دیواری کے جانب شرق ہے اس میں پہلی اور دوسری قبر میں مدفون ہیں۔

اِن سے چھوٹی دو بیٹیاں (۱) مکرمہ چراغ بی بی صاحبہ نے بھی ۱۸۸۹ء میں بیعت کی (والدہ ماجدہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل مرحوم سابق مبلغ فلسطین و گیمبیا پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ و مکرم محمد صدیق صاحب فاضل ایم اے سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ اور سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ اُستانی برکت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکیدار الہ یار صاحب نے ۱۸۸۹ء میں بیعت کی یہ دونوں بہنیں موصیہ تھیں اور دونوں بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

مکرم والد صاحب یعنی مکرم مولوی محمد عزیزالدین صاحب بھی (۳۱۳) میں سے تھے آپ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کی وصیت ۵/۱ کی تھی بمطابق تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۶۵ حاشیہ

والدہ صاحبہ مکرمہ عائشہ صاحبہ نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی الحکم ۱۹۰۲ء-۹-۳۰ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ خاکسار کی بڑی ہمشیرہ یعنی دادا جان مرحوم کی بڑی پوتی بھی صحابیہ اور موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

دادا جان مرحوم کے ذریعہ خاندان کے متعدد افراد کے علاوہ بہت سی سعید روحوں کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی ان کی طویل فہرست ہے۔ مگر جو خاکسار کو قطعی طور پر معلوم ہیں اور سلسلہ کے ریکارڈ سے ثابت ہیں اُن کی فہرست درج ذیل ہے۔

مکرم دادا جان مرحوم کے ذریعہ دادی جان مرحومہ چاروں جوان بیٹیاں مکرمہ کرم بی بی صاحبہ مکرمہ مہتاب بی بی صاحبہ مکرمہ چراغ بی بی صاحبہ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ نے ۱۸۸۹ء میں آپ کے ساتھ بیعت کی۔ آپ کے فرزند مکرم محمد عزیزالدین صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کا اور آپ کے فرزند کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ (۳۱۳) کی فہرست میں نمبر ۱۱۴ اور نمبر ۱۶۶ پر درج فرمایا ہے۔ والدہ صاحبہ مرحومہ عائشہ صاحبہ نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی (الحکم ۳۰/ستمبر ۱۹۰۲ء)

۱- آئینہ کمالات اسلام کی فہرست کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا مصداق قرار دیا ہے اُس میں دادا جان مرحوم کا نام نمبر ۳۲۳ پر درج ہے۔ آپ کے بعد جس قدر نام ہیں وہ سب آپ کے رشتہ دار ہیں اور آپ ہی کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔ اُن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

باقی

ہندی رسالہ "راہ ایمان"

اردو نہ جاننے والے بچوں خواتین اور نو مبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے بڑی شدت سے ایک ایسے رسالہ کی کمی محسوس کی جارہی تھی جو ہندی زبان میں ہو لھذا اس کمی کو پورا کرنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے تعاون سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر نگرانی ایک ماہوار ہندی رسالہ راہ ایمان ماہ جولائی ۹۹ سے باقاعدگی سے شائع کیا جارہا ہے۔

احباب کرام سے امید کی جاتی ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیمی و تربیتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے جہاں آپ خود استفادہ کریں گے آپکے بچے اور بچیاں بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے دوسروں کو بھی اسکا خریدار بننے کی ترغیب دلائیں ۔ایک شمارہ کی قیمت ۵ روپے اور سالانہ قیمت ۵۰ روپے رعایتاً رکھی گئی ہے۔

(محمد نسیم خان ایڈیٹر ماہنامہ راہ ایمان ہندی)

سانحہ ارتحال

مورخہ 22 ستمبر 99 کو پینگاڈی سے بذریعہ ٹیلی فون یہ افسوس ناک اطلاع ملی ہے کہ محترمہ والدہ مکرم زین الدین صاحب حامد ایڈیٹر مشکوٰۃ و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بقضاء الٰہی انتقال کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کا تعلق ایک ھندو خاندان سے تھا۔ اوائل جوانی میں ہی اسلام لانے کی سعادت حاصل کی۔ شدید مخالفانہ حالات میں غیر معمولی صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا۔

جب مکرم زین الدین صاحب حامد موصوف کے ذریعہ ان کے خاندان میں احمدیت کا پیغام پہنچا تو اپنے خاوند سے پہلے انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے سعادت بھی حاصل کی مرحومہ صوم صلوٰۃ کی پابند اور دعاگو بزرگ تھیں۔

وفات کی اطلاع ملتے ہی نزدیکی جماعت پینگاڈی سے کافی تعداد میں احمدی احباب و مستورات تشریف لے گئے پسماندگان کو حوصلہ دیا اور جماعتی ہدایات کے مطابق اُن کی غمخواری کی جسکا وہاں کی غیر از جماعت احباب پر اچھا اثر پڑا جزاھم اللہ۔

قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم خالد حسین صاحب کی والدہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں ادا فرمائی۔ غمی کے اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و ادارہ مشکوٰۃ مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد سے دلی اظہار تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ انکو وانکے افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

(محمد نسیم خان صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

درخواست دعا

میرے نانا جان مکرم قاضی صدیق احمد صاحب آف کراچی کو ریڑھ کی ہڈی کا کینسر ہے اور اب طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ اس خطرناک بیماری سے جلد سے جلد مکمل شفا دے اسی طرح ان کے بیٹے چوہدری عزیز احمد صاحب اپنے اہل و عیال کی صحت و تندرستی کے لئے نیز بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اور اعلیٰ مستقبل کے لئے، خاکسار کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور سلسلہ کی اچھے رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(بشیر الدین کارکن فضل عمر پریس قادیان)

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر کاروں کے پُرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 48 Thursday, 30th Sep, 7 Oct. 1999 Issue No 39 - 40

☏ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

بقیہ :خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ ۹

ایک گاؤں شِنالا(Shinala) میں ایک شخص "بے ما" (Bema) نے لوگوں کے سامنے یہ عجیب واقعہ بیان کیا کہ عرصہ بیس سال قبل خاکسار سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ مرگی کے دورے پڑنے لگے۔ ہر ممکن علاج کیا ذرہ بھی افاقہ نہ ہوا۔ شہر کے ایک عامل نے کچھ تعویز گنڈے دیتے ہوئے کہا کہ ان کو کمر سے باندھ لو۔ یہی تمہاری بیماری کا علاج ہے۔ انہی ایام میں کشف کی حالت میں ایک بزرگ آئے اور کہا کہ تم نے یہ کیا باندھا ہوا ہے اسے اتار ڈالو۔ میرے دل میں بہت زور سے احساس ہوا کہ یہ بزرگ امام مہدی ہیں۔ خاکسار نے کمر سے باندھے تعویز گنڈے اتار پھینکے۔ اسی روز خداتعالیٰ نے مجھے شفا دے دی۔ اس دن سے آج تک مجھے کبھی مرگی کا دورہ نہیں پڑا۔ میں تو اسی روز سے مہدی کو قبول کر کے ان کی تلاش میں تھا۔ آپ لوگوں کے آنے سے مجھے امام مہدی مل گئے ہیں۔ اب کون ہے جو مجھے اس میں شامل ہونے سے روک سکتا ہے۔

اس پر ہمارے مبلغ صاحب نے اسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تصاویر دکھائیں تو حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے فوراً کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو خواب میں ملے تھے اور تعویز گنڈے سے منع کیا تھا۔

بورکینا فاسو:

امسال یہاں ۶۷۷ مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے جن میں سے ۲۵ مقامات پر باقاعدہ نظام جماعت قائم ہو چکا ہے۔

☆...... ۸۱۰ مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ دو کی تعمیر انہوں نے خود مکمل کی ہے باقی ۸۰۸ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ تین مساجد زیر تعمیر ہیں۔ مختلف ریجنز میں مرحلہ وائز تعمیر کا پروگرام جاری ہے۔

☆...... اس وقت بورکینا فاسو میں مساجد کی کل تعداد ۱۶۸۸ ہو چکی ہے۔

☆...... دوران سال ایک نئے تبلیغی مرکز کی تعمیر ہوئی۔

☆...... ۲۶۰ چیفس نے احمدیت قبول کی اور ۸۱۱۔ امام احمدیت میں داخل ہوئے۔

ناصر احمد صاحب سدھو مبلغ ڈوری، بورکینا فاسو بیان کرتے ہیں:

"نصرت الٰہی کی عظیم الشان لہر احمدیت کی مقبولیت کی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے اور ایسے لگتا ہے کہ قبولیت کا جو جوش دلوں میں نظر آ رہا ہے خاص فضل الٰہی ہے۔ ہم اس کے گواہ ہیں کہ اللہ کے فضل سے اب تو علاقے کے علاقے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔

☆...... امسال صرف ڈوری (Dori) کے علاقہ میں بیعتوں کی تعداد چھ لاکھ ۳۵ ہزار ۵۰۹ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے گزشتہ سال ان کی والدہ کی ایک رؤیا بیان کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے انہیں ایک ڈوری دی ہے کہ ایک بہت بڑا علاقہ فتح ہوا ہے اس کے گرد لگانی ہے۔ وہ رات رؤیا میں ڈوری بنتی رہیں۔ صبح اٹھی تو بازوؤں میں درد تھی کیونکہ رات بھر محنت کرنا پڑی تھی اور وہ لگائی ہوئی ڈوری آج کام کر رہی ہے اور ڈوری ہی کے علاقہ میں یہ معجزہ رونما ہوا ہے۔

ہمارے سنٹر ڈوری سے پندرہ کلومیٹر دور ایک گاؤں "کوریا" ہے۔ وہاں کی اکثریت نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ وہاں ہر سال آئیوری کوسٹ سے ایک ملاں آیا کرتا ہے۔ امسال بھی جب وہ آیا تو اسے معلوم ہوا کہ لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔ اس مولوی نے اردگرد کے دیہات کو دعوت دی کہ میرا وعظ سننے آؤ۔ جب وہ آئے اور مولوی نے پوچھا کہ احمدی ہو چکے ہو۔ یاد رکھو احمدی کوئی مذہب نہیں۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اہل سنت ہو کے اتنی بڑی جہالت آپ نے کی ہے۔ میں ان کے خلیفہ سے ملاقات کر چکا ہوں اور میرے سوالوں کے وہ جواب نہ دے سکے اور غصہ میں کہنے لگے کہ تم شیطان ہو اور باہر نکل جاؤ۔ (حضور نے اس بات کے دوسرے حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ صرف اتنی بات سچی ہے)۔ اسی طرح احمدیت کی بہت ساری کتب بھی پڑھ چکا ہوں۔ (حضور نے فرمایا یہ بھی جھوٹ ہے)۔ لوگوں نے کہا کہ تم ہمارے مہمان ہو اور مہمان ہونے کے ناطے ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ تم کہتے ہو کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ آپ ہمارے مبلغ سے ہمارے سامنے بات کریں۔

ناصر سدھو صاحب لکھتے ہیں کہ مباحثہ کے وقت جامع مسجد بھری ہوئی تھی۔ احمدی احباب اور دوسرے سب بیٹھے ہوئے تھے۔ بات شروع ہوئی تو مولوی صاحب مکر گئے کہ انہوں نے یہ کہا ہی نہیں تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اس طرح ان کا جھوٹ کھل گیا۔ لوگوں نے لعن طعن کی اور کہا کہ جس طرح تم نے یہ جھوٹ بولا ہے جو پکڑا گیا ہے اسی طرح لازماً تمہاری باقی باتیں بھی جھوٹی ہیں۔

یہ بغیر وہاں ٹھہرے اپنے سارے پروگرام ترک کر کے آئیوری کوسٹ واپس چلا گیا۔

"کوریا" گاؤں کے ایک داعی الی اللہ جن کا نام حامد حمید ہے بیان کرتے ہیں کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد میرے اندر شجاعت بھر دی گئی ہے جس کی وجہ سے تبلیغ کا جنون ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات خاکسار کے بچہ کو شدید بخار ہوا۔ رات کو کوئی علاج ممکن نہ تھا بچے کی حالت خراب تھی۔ اور تو کچھ نہ سوجھا نفل شروع کئے۔ صرف ایک ہی دعا نکلی جا رہی تھی کہ اے اللہ اگر احمدیت سچی ہے تو میرے بچے کو شفا عطا کر دے۔ چنانچہ نفل ختم کرنے کے بعد بچہ کو دیکھا تو بخار کا نام و نشان تک نہ تھا۔

ناصر سدھو صاحب مزید بیان کرتے ہیں: جب ڈوری کے علاقہ کے ایک گاؤں میں احمدیت کا پیغام دیا گیا تو اکثریت نے قبول کر لیا مگر کچھ لوگ رکے رہے۔ ہماری واپسی کے بعد وہ وہاں قریب کے ایک گاؤں جہاں ایک ستر سالہ بوڑھا ہے جو علم الترب کا ماہر ہے۔ غیب کی خبریں اور پیشگوئیاں کرتا ہے اور لوگ دُور دُور سے گاڑیوں پر اس کے پاس آتے ہیں۔ اس کا نام نوح ہے۔ ان لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کچھ لوگ مہدی علیہ السلام کا پیغام لے کر آئے تھے اور کہتے تھے کہ اس کی بیعت کرو۔ آپ ہمیں بتائیں کہ آیا یہ سچا ہے یا جھوٹا ہے۔ اس نے ان لوگوں کو جواب دیا کہ یہ لوگ سچے ہیں اور یہ مہدی سچا ہے۔ اور اس کی تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ یہ لوگ بہر حال غالب آئیں گے مگر ان کو کافی محنت کرنا پڑے گی اور علماء کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اس پر باقی سب لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

Railway Reservation

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 13,14,15 نومبر 1999 کو منعقد ہو رہا ہے جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں۔ ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۱۵ اکتوبر تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station ....To .... Date ....Train No........

Class ....Seat or Berth...............................

Name .... M/F.................. Age........................

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

نوٹ:۔ اب اللہ کے فضل سے ہر جگہ بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے۔ احباب اس سہولت سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

(افسر جلسہ سالانہ قادیان)

احمدیت کی طاقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:-

"یہ بات یقینی ہے کہ احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت نہیں ٹھہر سکتی۔ آج تلوار سے نہیں، دلائل سے مذہب چلتا ہے۔ غیر احمدی خواہ کتنے ہی کمزور ہوں مگر تھوڑی بہت حکومت ان کی ہے جس پر انہیں ناز ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی بڑی حکومت تو کیا ایک ریاست بھی نہیں۔ باوجود اس کے عیسائیت کے پیرو خواہ کسی بڑی سے بڑی حکومت و بادشاہت اور پارلیمنٹ کے پادری ہوں ہم کو ان پر فضیلت ہے کیونکہ قلوب کے فتح کرنے کے لئے جنگی بیڑے کی ضرورت نہیں۔ نہ اس کے لئے توپیں کام آ سکتی ہیں نہ دماغ پر تصرف کرنے کے لئے جنگی رسالے کام آ سکتے ہیں۔ یہ تو حق و صداقت ہے جس کو دل اور دماغ پر قبضہ کرنے کی طاقت دی گئی ہے اور یہ چیز خدا کے فضل سے احمدیت کے پاس ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ر جون ۱۹۲۱ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔